اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح

ماہنامہ

مشکوٰۃ قادیان

شہادت 1381ہش
اپریل 2002ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام مورخہ 15,14 اور 16 مارچ 2002ء کو منعقدہ سہ روزہ فری آئی کیمپ کے بعض مناظر:

(۱) افتتاحی تقریب میں سٹیج پر (دائیں سے) مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مکرم سعادت احمد صاحب جاوید ناظر امور عامہ خارجہ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد و قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان، سردار ترپت راجیندر سنگھ صاحب باجوہ M.L.A.، S.I. بھٹی صاحب ایس۔ڈی۔ایم۔ بٹالہ اور C.M.O. گورداسپور تشریف فرما ہیں۔(۲) اس موقعہ پر شریک حاضرین (۳) اس موقعہ پر 35 مریضوں کا کامیاب آپریشن کیا گیا۔ آپریشن کا ایک منظر (۴) آپریشن کے بعد "ایوان انصار" میں مریضوں کی دیکھ بھال میں مصروف خدام

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی (حضرت المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

MONTHLY Mishkat QADIAN

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد۲۱　　شہادت ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمطابق اپریل ۲۰۰۲ء　　شمارہ4

نگران: محمد نسیم خان

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

زین الدین حامد

نائبین

نصیر احمد عارف

عطاء الٰہی احسن غوری

مینجر: طاہر احمد چیمہ

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، صمد احمد غوری، شاہد احمد ندیم، طاہر احمد امینی

دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان انسپیکٹر مشکوٰۃ

مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 100 روپے

بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 10 روپے

ضیاپاشیاں

اداریہ	2	اکیسویں صدی میں ہونے والی ایجادات	18
فی رحاب تفسیر القرآن	3	علم بڑی دولت ہے	22
کلام الامام	5	انفارمیشن ٹکنالوجی اور ہمارے نوجوان	24
m.t.a. سے استفادہ ﴿۸﴾	6	رپورٹ آئی کیمپ	27
سوانح حضرت مصلح موعود ﴿۳﴾	10	ثاقب زیروی صاحب مرحوم	31
تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب	14	وصایا 15142 تا 15150	37

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)

By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

اداریہ

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

اللہ تعالیٰ نے زندہ قوموں کے لئے قرآن مجید میں ''فاستبقوا الخیرات'' کا نصب العین مقرر فرمایا ہے۔ یعنی سبقت فی الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہوکر نیکی اور تقویٰ کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔ معاشرہ کے ہر طبقہ کے ساتھ اخلاص، اخوت ومودت سے بھرپور جذبہ کے ساتھ پیش آئیں۔ مواسات، ہمدردی اور غمخواری اپنی عاداتِ لازمہ بنائیں۔ ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو ازخود معلوم کرنے اور اس کے ازالہ کے لئے مخلصانہ جدوجہد کی عادت ڈالیں۔ سچے اور پکے خیر خواہ بنیں۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت مؤمنین کو ایک جسم سے تشبیہ دی ہے۔ جسم کے کسی بھی حصہ میں کوئی تکلیف ہوتو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے۔ بخار اور شب بیداری کے ذریعہ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ یہی حال جماعتِ مؤمنین کا ہونا چاہئے۔ عہدِ نبوی صلعم میں صحابہ کے اندر جو اخوت اور محبت اور ایثار کے جذبات سمندر کی طرح موجزن تھے وہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اور اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کے نتیجہ میں اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے احمدی، رنگ ونسل، زبان اور کلچر کے اختلافات سے بالاتر ہوکر اخوت ومحبت کی ایسی مضبوط لڑی میں منسلک ہیں کہ رحمی رشتے بھی اس بے مثال اخوت ومودت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جو رشتہ اخوت خالصۃً لوجہ اللہ قائم کیا جاتا ہے وہ تمام ظاہری، خونی رشتوں سے بالا ہوتا ہے اور عند اللہ مقبول ہوتا ہے۔ پس ہمارا باہمی رشتہ بے لوث اور تمام ظاہری اغراض سے بالا ہونا چاہئے۔ اسی جذبہ اخوت کے ساتھ، معاشرہ کے کمزور بھائیوں کے ہاتھ تھامے ہوئے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ خواہ وہ اقتصادی لحاظ سے کمزور ہو یا اخلاقی لحاظ سے کمزور ہو یا پھر ظاہری صحت کے لحاظ سے کمزور ہو۔ کسی قسم کی بھی کمزوری ہو اُن کمزوریوں کے ازالہ کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ہر فردِ جماعت کا فرض ہے۔ لیکن ان کی عزتِ نفس کا احترام ضروری ہے۔ حکمتِ عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان بھائی کا آئینہ قرار دیا ہے۔ یہ نہایت گہرے فلسفہ پر مشتمل ہے۔ معاشرہ کی اصلاح کے لئے اس سے بہتر کوئی نسخہ تجویز نہیں کیا جاسکتا۔ ہم جانتے ہیں کہ آئینہ نہایت خاموشی کے ساتھ، اسکے مقابل پر آنے والوں کو اسکے حسن و قبح دونوں کو دکھاتا ہے۔ انہیں کو دکھاتا ہے جو اسکے سامنے آتا ہے۔ کسی دوسرے کی کمی وہ ظاہر نہیں کرتا۔ نہایت ہی قابلِ اعتماد، سچی خبر دینے والا ہے۔ کوئی شور نہیں کرتا۔ کسی کا عیب کسی اور پر ہرگز ظاہر نہیں کرتا۔ پس ہر مسلمان کو دوسرے مسلمانوں کے لئے آئینہ بن جانا چاہئے۔ اگر معاشرہ کا ہر فرد آئینہ نما بن جائے ایک دوسرے کی کمی اور نقائص کی نہایت ہی احسن رنگ میں، خاموشی سے، حکمتِ عملی کے ساتھ اصلاح کرنے کی کوشش کرے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ تھوڑے سے وقت میں معاشرہ کے ہر فرد کی اصلاح ہوسکے گی اور عمومی طور پر معاشرہ کا معیار بلند ہوگا اور ہر معاشرہ نیکی اور تقویٰ کا گہوارہ بن سکے گا اور اسلام جس قسم کا اصلاحی اور فلاحی معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے اسکے حسین نمونے

باقی صفحہ 35 پر

قسط ۱۳

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (العلق)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے مأخوذ

خَلَقَ الانسَانَ مِنۡ عَلَقٍ کے متعلق یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ الگ مضمون بھی ہوسکتا ہے۔ اور پہلے خَلَقَ یعنی الَّذِیۡ خَلَقَ کا یہ بدل بھی ہوسکتا ہے۔ اگر اس خَلَقَ کو پہلے خَلَقَ کا بدل سمجھا جائے تو اس صورت میں اس کے وہی معنی ہوں گے جو اوپر بیان کئے جاچکے ہیں یعنی خلق سے عام پیدائش مراد نہیں بلکہ انسان کی پیدائش مراد ہے۔ لیکن اگر اس کو علیحدہ مضمون قرار دیا جائے تو ترجمہ یوں ہوگا کہ تو پیدا کرنے والے ربّ کے نام سے پڑھ خصوصاً اس ربّ کے نام سے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اس صورت میں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام پیدائش ہی انسان کے پیدائش کے تابع ہے گویا انسانی پیدائش ہی اصل مقصود تھی۔ پھر اس پیدائش میں سے پیدائش محمدی ہی مقصود تھی۔ پس اے محمد رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ مقصد یاد دلا کر کام شروع کر۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ خود ہی اس کام کو شروع کرنے والا ہے اور اس نے پیدائش عالم کے وقت سے ایک مقصد اپنے سامنے رکھا تھا اور وہ مقصد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی تو پھر بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ کہنے کا کیا فائدہ تھا۔ کیا خدا تعالیٰ کو اپنا مقصد نعوذ باللہ بھول گیا تھا کہ اس ذریعہ سے اسے یاد دلانا ضروری سمجھا گیا؟ اس کا ایک جواب تو میں پہلے دے چکا ہوں کہ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ تو رسول ہونے کی حیثیت سے اس کام کو شروع کر ہماری تائید تیرے ساتھ ہوگی اور ہماری نصرت تیرے شامل حال ہوگی۔ پس باوجود اس حقیقت کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کا مقصود تھے اور پیدائش عالم کے روحانی ارتقاء کا آخری نقطہ صرف آپؐ کی ذات تھی پھر بھی ان الفاظ کی زیادتی بلاوجہ نہیں کی گئی بلکہ ان میں بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ کہہ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کیا گیا ہے اور آپ کو کہا گیا ہے کہ تو ہمارے نام کے ساتھ دنیا کو یہ پیغام سُنا۔ جو لوگ تجھ پر ایمان لائیں گے انہیں میری رضاء حاصل ہوگی اور جو انکار کریں گے وہ میرے عذاب کا نشانہ بنیں گے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور جواب بھی ہے اور وہ یہ کہ دعا کے بھی کئی طریق ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اسی صفت سے دعا مانگنی جو مقصود کے ساتھ متعلق ہو زیادہ بابرکت ہوتی ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ دعا کا صحیح طریق یہ ہے کہ جس صفت سے دعا کا تعلق ہو اس کا نام لے کر دعا کی جائے۔ اگر کسی شخص کے ہاں اولاد نہیں ہوتی اور وہ یہ دعا کرے کہ اے خالق مجھے بچہ دے تو یہ دعا کا ایک صحیح طریق ہوگا۔ لیکن اگر وہ یہ دعا کرے کہ اے جبّار مجھے بچہ دے یا اے قہّار مجھے بچہ دے یا اے مُمیت مجھے اولاد عطا کر۔ تو گو ممکن ہے اللہ تعالیٰ پھر بھی اس کے تضرّع کو دیکھ کر اُسے اولاد عطا کر دے۔ مگر ہر سُننے والا شخص

یہی کہے گا کہ یہ بڑی رڈی قسم کی دعا ہے۔ وہ دعا تو یہ مانگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاں اولاد پیدا کرے اور وہ اپنی مدد کے لئے اس صفت کو پکار رہا ہے جس کا تعلق پیدا کرنے سے نہیں بلکہ مارنے کے ساتھ ہے یا قہر یا غضب کے ساتھ ہے۔ یا مثلاً ایک شخص اگر اس رنگ میں دعا کرتا ہے کہ اے مُمِت خدا میرے دشمن نے مجھے سخت تنگ کر رکھا ہے تو میرے دشمن کو ہلاک کر اور مجھے اسکے شر سے محفوظ رکھ تو یہ بالکل صحیح دعا ہوگی۔ لیکن اگر وہ اس طرح دعا کرے کہ اے مُحی خدا۔ اے خالق خدا میرے دشمن کو ہلاک کردے تو یہ کیسی بیوقوفی والی بات ہوگی۔ پس اگر اس صفت کو ملحوظ رکھ کر دعا کی جائے جو دعا کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو تو انسان کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ اسی کی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے یہاں بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ کا اضافہ کیا اور فرمایا جب تو دعا مانگنے لگے تو اس رنگ میں دعا مانگ کہ اے خدا جس نے پیدائش عالم سے میری بعثت کو اپنی دنیا کا مقصد قرار دیا ہوا ہے میں تجھ سے اسی ارادہ کا واسطہ دیکر التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے کامیاب کر۔ اگر تو اس رنگ میں دعا مانگے گا تو دعا تیری دعا بہت جلد قبول ہوگی اور تو قلیل سے قلیل عرصہ میں اپنے مقاصد کو حاصل کرلے گا۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ جب متعلقہ صفت کو ملحوظ رکھ کر دعا مانگی جائے تو خود انسان کی امید بڑھ جاتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میرا کام ضرور ہوجائے گا۔ مثلاً جب یہ دعا کی جائے کہ اے خدا تو نے کہا تھا کہ میں ساری دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کروں گا اور تو نے اسی مقصد کے لئے ساری دنیا کو پیدا کیا تھا اب میں تجھے تیری اسی صفت کا واسطہ دیکر جو تمام پیدائش عالم کا موجب ہوئی التجاء اور دعا کرتا ہوں کہ دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کردے اور اس مقصد کو پورا کر جو پیدائش عالم کا موجب تھا۔ تو ایک طرف اللہ تعالیٰ کا فضل زیادہ زور کے ساتھ نازل ہونا شروع ہوجائے گا اور دوسری طرف خود دعا مانگنے والے کی اپنی امید بڑھ جائے گی اور اس کے سامنے یہ امر رہے گا کہ میری کامیابی میں کوئی شبہ نہیں۔ جس کام کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ ضرور ہوجائے گا کیوں کہ وہ مقصود ہے اللہ تعالیٰ کا۔ بلکہ اگر مجھ سے کوئی کمزوری بھی ہوئی تب بھی ہوجائے گا۔ پس دوسرا فائدہ دعا کے متعلق اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے سامنے رکھنے کا یہ ہوتا ہے کہ خود انسان کے اندر امید پیدا ہوجاتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میرا کام اب ضرور ہوجائے گا۔

تیسری حکمت اس طریق میں یہ تھی کہ اس سلسلہ پر نظر کرکے جو ایک لمبے عرصہ سے چلا آتا تھا آپ کا ایمان بھی اور جوش عمل بھی ترقی کرتا چلا جائے گا۔ جب آپ یہ کہیں گے اے خدا جس نے آدمؑ کو دنیا کی ترقی کے لئے بھیجا پھر اسے اور ترقی دینے کے لئے نوحؑ کو بھیجا اور پھر اور ترقی دینے کے لئے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھیجا اور پھر اور ترقی دینے کے لئے مجھے بھیجا تو اسلام کو فتح دے تو آپ ﷺ کے دل میں اسلام کے غلبہ اور اس کی کامیابی کے متعلق جو یقین پیدا ہوگا ظاہر ہے۔ اس طرح ہر وقت آپؐ کے سامنے یہ امر رکھا گیا کہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو باطل کردے اور اس غرض کو پورا نہ کرے جس کی بنیاد اس نے آدمؑ کے وقت سے رکھ دی تھی۔ غرض ایک طرف اس ذریعہ سے آپؐ کے دل میں یقین کامل پیدا کیا گیا۔ دوسری طرف ایمان اور جوش عمل میں ترقی بخشی گئی اور تیسری طرف خدائی فضل کو خود اس کے مقصد کا واسطہ دیکر جوش دلایا گیا۔ پس بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ کا اضافہ بے فائدہ نہیں بلکہ اپنے اندر بہت بڑے بڑے فوائد اور حکمتیں رکھتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 268-269)

(جاری)

''آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں
جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے''

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدرد انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھو جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دئے جاتا ہے یہاں تک آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہونے شروع ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔''

﴿روحانی خزائن جلد 17 گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14﴾

m.t.a. سے استفادہ ﴿۸﴾

سیدنا حضرت امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان و دیگر پروگراموں سے کما حقہ استفادہ آسان بنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جسکے تحت مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی قیادت میں ایک ٹیم مسلسل کام کر رہی ہے۔ اور یہ ٹیم M.T.A. پر نشر ہونے والے حضور انور کے پروگرام کا خلاصہ تیار کرتی ہے۔ حتی الوسع حضور انور کے ہی مبارک الفاظ میں یہ خلاصہ تیار کیا جاتا ہے۔ اور یہاں قادیان میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کی راہنمائی میں ایک ٹیم اس کے تراجم اور ترتیب میں کام کر رہی ہے۔ مکرم خورشید احمد صاحب خادم اور مکرم تسنیم احمد صاحب فرخ اس کمیٹی کے ممبران ہیں۔ یہ سب دوست قارئین کی دعاوں کے مستحق ہیں جن کی کاوش سے مشکوٰۃ کو علوم و معارف قرآن پر مشتمل یہ مائدہ قارئین تک پہنچانے کی سعادت مل رہی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔۔۔۔۔﴿ادارہ﴾

سوال: نمازوں میں ہمیں سجدہ کتنی دیر تک کرنا چاہئے؟

جواب: یہ کرنے والے پر منحصر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد رات کے آدھے حصہ تک سجدہ میں رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا سجدہ کسی کا نہیں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نماز تہجد تنہائی میں ادا کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپ گھر سے باہر ایک سنسان جگہ پر تشریف لے گئے اسی اثناء میں حضرت عائشہؓ بیدار ہو گئیں اور ان کو شک ہوا کہ حضور کسی دوسری زوجہ کے پاس گئے ہیں۔ وہ گھر سے باہر نکل پڑیں راستہ میں ایک جگہ انہوں نے سسکیوں کی آواز سنی۔ جیسے کوئی انتہائی درد میں مبتلاء ہو۔ جب آپؓ وہاں گئیں جہاں سے آواز آرہی تھی تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ سجدے میں ہیں۔ حضور گھر میں نماز ادا کر سکتے تھے لیکن آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ حضرت عائشہؓ تک کو پتہ لگ سکے کہ آپ سجدہ میں انتہائی سوز و گداز کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ انتظار کرتی رہیں یہاں تک کہ ایک گھنٹہ گذر گیا۔ پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ ختم نہیں ہوا۔ کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کی طرح دیر تک سجدہ کرتے ہیں لیکن یہ سجدہ کرنے والے پر منحصر ہے۔

سوال: ایک حدیث میں ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور یہ بخاری کے پہلے باب میں درج ہے جو کہ ''وحی'' ہے اس حدیث کا وحی سے کیا تعلق؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سے کچھ بھی ایجاد نہیں کیا آپ نے صرف وحی کی پیروی کی۔ آپ کا منشاء ہمیشہ صاف ہوتا تھا۔ آپؐ اپنے سے کچھ بھی نہیں کرتے تھے۔ سب کچھ وحی پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ وحی کی خواہش بھی نہیں کرتے تھے لیکن اس کے باوجود آپؐ پر وحی ہوتی تھی۔ منشاء کا وحی سے تعلق ہے۔ کچھ لوگ وحی ایجاد کرتے ہیں جو کہ فضول اور غلط ہوتی ہے۔

جرمن ملاقات ریکارڈنگ

15.8.2001

سوال: ہماری کائنات میں Black Hole ہے کیا اس کا قرآن مجید میں ذکر ہے؟

جواب: ہماری کہکشاں میں بلیک ہول بہت بڑا ہے۔ اور یہ اور بھی بڑا ہو سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ یہی وہ بلیک ہول ہو جو ہماری ساری کائنات کو اپنے میں ضم کرلے جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔

سوال: عصمت دری کی کیا سزا ہے کیا لڑکی کو پولیس

سوال: عصمت دری کی کیا سزا ہے کیا لڑکی کو پولیس میں شکایت درج کرانی چاہیئے؟

جواب: عصمت دری جو کہ ایک بہت بڑا ظلم ہے کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ وہ لڑکی جسکی عصمت دری کی گئی ہے کو پولیس میں جانے کی ضرورت نہیں اگر وہ جانا چاہتی ہو تو یہ اس کی مرضی ہے۔ تب اس کو بہت زیادہ بے عزتی برداشت کرنی ہوگی۔ آج کل لڑکی کے لئے حالات اچھے نہیں ہیں۔ عصمت دری کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ انتقام لے گا۔

سوال: کیا ہندوستان اور پاکستان کے احمدی یوم آزادی منا سکتے ہیں؟

جواب: جب وطن ایمان کا حصہ ہے تو اپنے ملک سے محبت لازمی ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کو پاکستان کا یوم آزادی منانا چاہیئے اور ہندوستان کے احمدیوں کو ہندوستان کا یوم آزادی منانا چاہیئے۔

سوال: قرآن مجید کو حفاظت دی گئی ہے جبکہ کسی سابقہ الہامی کتاب کو نہیں دی گئی۔ کیوں؟

جواب: قرآن مجید آخری الہامی کتاب ہے جو قیامت تک رہے گی۔ شاید لوگ اس میں تبدیلی لائیں اس لئے اللہ نے اس کی حفاظت کی۔ سابقہ الہامی کتابوں میں تبدیلی کی گئی کیوں کہ ان کا زمانہ ختم ہو چکا تھا چھوڑے ہوئے راستہ کا کوئی خیال نہیں کرتا اور نہ اس کی دیکھ بھال ہوتی ہے۔ ان راستوں کی حفاظت ہوتی ہے جو استعمال میں ہوتے ہیں۔ ہر صدی میں قرآن مجید کی حفاظت کے لئے مجدّد آئے ہیں۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی حفاظت کے لئے آئے ہیں۔ آپؑ نے قرآن کریم کی تفسیر کی تصحیح فرمائی اور قرآن مجید کی کھوئی ہوئی خوبصورتی کو پھر سے قائم کیا۔

سوال: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کہاں سے مل سکتی ہے؟

جواب: عراق کے جس حصہ میں حضرت نوح علیہ السلام رہتے تھے یعنی میسوپوٹامیا (Mesopotamia) میں ہی سیلاب آیا تھا۔ اب اسے اردن (Jordan) کہا جاتا ہے۔ کشتی نوحؑ کو ہم بحر مردار (Dead Sea) سے حاصل کر سکتے ہیں بحر مردار اس قدر نمک آلود ہے کہ اس میں کچھ بھی خراب نہیں ہوتا اس لئے کشتی نوح صحیح سالم ہوگی۔ بحرِ مردار سوکھ سکتا ہے تب اس کو نکالا جا سکتا ہے۔

سوال: تہجد کی نماز فرض نہیں ہے لیکن اگر شوہر کہے کہ ہفتہ میں ایک سے زائد مرتبہ تہجد نہ پڑھو تو کیا کیا جائے جبکہ شوہر کی بات ماننا فرض ہے؟

جواب: شوہر کی بات مانیں۔ کم سے کم ہفتہ میں ایک بار تو وہ آپ کو تہجد پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پر یہ صحیح نہیں اور ان کے نفس کا بہانہ ہے ان کو تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے راضی کریں۔ جو لوگ تہجد ادا نہیں کرتے اس قسم کے بہانے کرتے رہتے ہیں۔

سوال: متقی اس دنیا میں تکالیف اٹھاتے ہیں لیکن وہ اس دنیا میں بھی حسنات پانے کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں تو ان کی یہ دعا کیسے پوری ہوتی ہے؟

جواب: جو متقی اس دنیا میں حسنات نہیں پائیں گے وہ اگلے جہان میں بہت زیادہ حسنات پائیں گے۔ اصل میں حسنات کا مطلب دل میں نیکی کرنے کا جذبہ ہے۔ ایسا شخص جس قدر چاہے تکالیف اٹھائے پھر بھی اس کے دل میں نیکی کا جذبہ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں سب سے اچھے حسنات پائے لیکن دیکھیں! لوگوں نے آپ ﷺ کو سب سے

زیادہ تنگ کیا ہے اس لئے یہ سوچنا کہ حسنات کے معانی کہ کوئی تکلیف نہ ہو غلط ہے۔ حسنات کے معانی دل کی نیکی کے ہیں اور اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی چاہے کتنی ہی مشکلات ہوں۔ یہ اس دنیا کی حسنات ہیں اور اگلے جہاں کی حسنات اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہوگا۔

سوال: ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ ہم نے فرشتے کو دیکھا ہے؟

جواب: سچے فرشتے غیب کے بارہ میں بتاتے ہیں۔ جبکہ وہمی فرشتے بیماری یا فریبِ نظر کی وجہ سے دکھائی دیتے ہیں اور کسی فائدے کے نہیں ہوتے۔ Typhoid بخار میں انسان فضول باتیں بولتا ہے جو کبھی بھی پوری نہیں ہوتیں۔ جب آپ سچے فرشتے دیکھتے ہیں تو اس کی سچائی اسی میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ سچے فرشتے جو بات بتاتے ہیں وہ مستقبل میں پوری ہو جاتی ہے۔

اگر آپ سچے فرشتہ کو دیکھیں گے تو آپ کو کوئی خوف نہیں ہوگا اگر آپ کو خوف ہو تو وہ خیالی فرشتے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرشتے کو دیکھا تو دیکھتے وقت آپؐ کو کوئی خوف نہ ہوا مگر اس کے بعد گھر جاتے ہوئے آپؐ خوفزدہ ہوئے اور یہ خوف فرشتے کا خوف نہیں تھا بلکہ ذمہ داری کا خوف تھا کہ وہ کس طرح اتنی بڑی ذمہ داری کو پورا کر سکیں گے

قرض

قرض سے دور رہو قرض بڑی آفت ہے
قرض لے کر جو اکڑتا ہے وہ بے غیرت ہے
اپنے محسن پر ستم اس سے بڑھ کر کیا ہوگا
قرض لے کر جو نہ دے سخت ہی بدفطرت ہے

(کلام محمود)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE

Fax Facility Sending & Recieving Here

Fax open in 24 Hours.

OWNER:
MEHMOOD AHMAD NASIR
Moh. : Ahmadiyya, Qadian - 143516
Ph: 0091-1872-22222
(R)20286
Fax: 21390

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH
GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service
All Kind of Electronics
Export & Import Goods &V.C.D and C.D Players are Available Here
Near Ahmadiyya Mission Gangtok

Ph: 03592 - 26107
03592 - 81920

سوانح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

(قسط سوئم و آخری)

از محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ۔ ربوہ

حضرت مصلح موعودؓ اپنی جماعت کے بچوں بوڑھوں جوانوں عورتوں سب کی تربیت کے متعلق سوچتے رہتے تھے اسی لئے آپ نے ان سب کی تنظیمیں بنادی تھیں کہ سب لوگ ایک طریقہ اور تنظیم سے کام کرنا سیکھیں پہلے آپ لجنہ اماء اللہ۔ خدام الاحمدیہ ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں بنا چکے تھے۔ جولائی 1940ء میں آپ نے انصاراللہ کی تنظیم بنائی اس میں 40 سال سے اوپر کے مرد شامل ہیں تا کہ جماعت کے بوڑھے بھی سست ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔ اور وہ بھی جماعت کے کاموں میں حصہ لیں۔

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ اللہ میاں نے آپ کے متعلق پہلے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتا دیا تھا کہ آپ مصلح موعودؓ ہیں لیکن ابھی تک آپؓ نے خود یہ اعلان نہیں کیا تھا کہ مصلح موعود کی پیشگوئیاں آپ کے لئے ہی تھیں۔

جنوری 1944ء میں اللہ میاں نے خواب میں آپ کو بتایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ جمعہ میں اعلان کیا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ یہ اعلان سنکر احمدی بہت خوش ہوئے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔ سوائے چند منافقوں کے جو آپ سے جلتے تھے۔

مصلح موعود کے دعوے کے بعد آپ نے مسجد مبارک قادیان میں مغرب کی نماز کے بعد بیٹھنا شروع کیا۔ اس مجلس کو مجلس علم و عرفان کہتے تھے اور اس میں آپ لوگوں کو دین کی باتیں بڑے پیارے طریقہ سے بتاتے تھے۔ اسی مجلس میں ایک دفعہ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

''خلیفہ خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں کس طرح مجدد آ سکتا ہے مجدد تو اس وقت آتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔

اسی طرح ایک بار آپ نے فرمایا:

''امام اگر باہر مجلس میں آکر بیٹھتا ہے تو اس لئے نہیں بیٹھتا کہ لوگوں کے سوالوں کے جواب دیتا رہے ...... خدا تعالیٰ کے ماموروں اور ان کے خلفاء اور مصلحین کا کام ڈیبیٹنگ کلب میں بیٹھنا نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے۔ اس لئے وہی شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جو مجلس میں خاموشی کے ساتھ بیٹھے۔

24 جولائی 1944ء کو حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ جو حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابنِ حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کی بیٹی ہیں سے آپ کا نکاح ہوا

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ آپ نے ہر موقعہ پر مسلمانوں کی مدد کی جب ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنے لئے ایک علیحدہ ملک بنانے کا فیصلہ کیا تو آپ نے اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے بہت کام کیا۔ اور تمام احمدیوں کو بھی حکم دیا کہ وہ پاکستان بنانے کے لئے ہر طرح قربانی کریں۔ 1947ء میں جب پاکستان بننے کے بعد فساد شروع ہوئے تو آپ نے قادیان کو ایک کیمپ بنا دیا جہاں آس پاس کے علاقوں کے مسلمان پناہ لینے پہنچ گئے۔ کیونکہ قادیان خدا کے فضل سے ہندوؤں سکھوں کے حملوں سے نسبتاً محفوظ تھا۔

ملک کی تقسیم کے وقت قادیان بھی ہندوستان کے حصے میں آ گیا تھا۔ آپ نے فیصلہ کیا کہ سارے احمدی قادیان کو نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ آپ کے حکم سے تقریباً 313 احمدی قادیان میں ہی رہے۔ آپ نے اپنے بیٹے مرزا وسیم احمد صاحب کو بھی قادیان ہی میں رہنے کا حکم دیا۔ وہ اب بھی قادیان میں جماعت کی خدمت کر رہے ہیں آپ خود بھی سب کو پاکستان بھیجنے کے کافی دنوں کے بعد قادیان سے لاہور آئے اب چونکہ قادیان جو احمدیوں کا مرکز تھا ہندوستان میں رہ گیا تھا اس لئے آپ نے پاکستان میں جماعت کا نیا مرکز بنایا جس کا نام ربوہ رکھا۔ ربوہ کا مطلب ہے اونچی جگہ۔ شروع شروع میں نہ یہاں پانی تھا نہ سبزہ تھا۔ لیکن آپ کی ہمت اور دعاؤں سے ربوہ آباد ہونا شروع ہو گیا۔ اللہ میاں نے پانی بھی زمین سے نکال دیا۔ بارشیں بھی زیادہ ہونے لگیں۔ سبزہ بھی ہر طرف نظر آنے لگا۔ پہلے یہاں سے دن کے وقت صرف دو گاڑیاں گذرتی تھیں۔ رات کو کوئی گاڑی نہیں گذرتی تھی۔ سڑک بھی صرف دن کے وقت کچھ چلتی تھی لیکن جب حضورؓ کی کوششوں سے یہاں شہر آباد ہو گیا تو ربوہ باقاعدہ سٹیشن بن گیا۔ بسیں موٹریں وغیرہ کثرت سے آنے جانے لگیں۔ یہاں بجلی بھی آئی، فون بھی آیا۔ سوئی گیس بھی آ گئی اور یوں خدا کی قدرت سے بنجر زمین آباد ہو گئی۔

آپؓ اللہ تعالیٰ سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن شریف سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپؓ نے اپنی ساری زندگی قرآن شریف کو سمجھنے اور سمجھانے میں گذار دی۔ ساری زندگی دشمن آپ کو تنگ کرتے رہے۔ یہ دشمن جماعت کے اندر بھی تھے اور باہر بھی۔ جماعت کے اندر جو دشمن ہوتے ہیں ان کو منافق کہتے ہیں۔ یہ لوگ سامنے تو اپنے آپ کو دوست ظاہر کرتے ہیں لیکن اصل میں دشمن ہوتے ہیں۔ اور جب بھی ان کو موقعہ ملتا ہے یہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ساری عمر منافق آپ کو تکلیف پہنچاتے رہے۔ آپ کی خلافت میں مستریوں نے فتنہ اٹھایا۔ مصریوں نے فتنہ اٹھایا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے منافقوں نے جماعت میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جو لوگ احمدی نہیں ہیں وہ بھی آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے رہے۔ آپ کے متعلق فضول باتیں کرتے رہے آپ کو بُرا بھلا کہتے رہے لیکن آپ نے ہنستے ہوئے سب باتیں برداشت کیں اور کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی۔ آپؓ کو الہام میں اللہ میاں نے اولوالعزم کہا تھا اور آپ نے اپنے عزم اور ہمت سے سب کو شکست دے دی۔

1954ء میں جب آپ مسجد مبارک ربوہ میں عصر کی نماز پڑھا کر واپس آنے لگے تو ایک دشمن نے چاقو سے آپ پر حملہ کر دیا۔ آپ کی گردن پر بہت گہرا زخم لگا لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔ اس کے بعد آپ کافی لمبا عرصہ بیمار رہے۔ مگر بیماری میں بھی کام نہیں چھوڑا اور مسلسل کام کرتے رہے تفسیر صغیر کا سارا کام آپ نے اپنی بیماری میں ہی کیا۔ ساری ساری رات جاگ کر قرآن شریف کی تفسیر لکھتے رہتے۔ آپ نے قرآن شریف کی جو مختصر تفسیر لکھی ہے اس کا نام تفسیر صغیر ہے ایک تفسیر زیادہ تفصیل سے کی ہے وہ تفسیر کبیر کہلاتی ہے۔

آپ کی عادت تھی کہ آپ ٹہلتے ہوئے پڑھتے تھے۔ سوائے زیادہ بیماری کے جب آپ بہت کمزور ہو گئے تھے ورنہ ہم نے آپ کو ہمیشہ ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ ہاتھ میں قرآن شریف ہوتا ٹہلتے جاتے اور پڑھتے جاتے۔

جیسا کہ پیشگوئی میں اللہ میاں نے پہلے سے بتا دیا تھا آپ بہت ذہین تھے بڑے سے بڑے مسئلے کو فوراً حل کر دیتے آپ کا رعب بہت تھا کسی میں اگر کوئی غلط بات دیکھتے تو فوراً ڈانٹ دیتے چاہے وہ اپنے بچے ہوں یا دوسرے لوگ ہوں لیکن آپ دل کے بہت حلیم

تھے۔ اگر ایک وقت ڈانٹتے تو دوسرے وقت اس کی دلجوئی بھی کر دیتے تھے۔ اس لئے سب لوگ آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔ اور آپؓ کو اپنا سچا ہمدرد سمجھتے تھے۔

جماعت کے اتنے بہت سے کاموں کے باوجود آپ کبھی تھکتے نہیں تھے بے حد زندہ دل تھے۔ ہمیشہ ہنستے رہتے تھے۔ اکثر سارے خاندان کو جمع کر کے پکنک پر بھی لے جاتے تھے۔ نہ چھوٹوں سے گھبراتے نہ بڑوں سے۔ ساری جماعت سے بچوں کی طرح پیار کرتے تھے۔ بلکہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو لگتا تھا کہ حضورؓ اپنے بچوں سے زیادہ ہمیں پیار کرتے ہیں

چھوٹے بچوں سے بہت پیار کرتے تھے اور ان سے ہنسی مذاق کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ میں آپ کے پاس کچھ خط لے کر گئی جو باہر سے کسی پہرہ دار نے مجھے پکڑا دیئے تھے۔ آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر بہت سنجیدہ ہو کر کہنے لگے۔ تم نے ایک جرم کیا ہے اور میں تمہیں اس کی سخت سزا دوں گا میری تو جان ہی نکل گئی کہ پتہ نہیں میں نے کیا کر دیا ہے۔ کہنے لگے کہ تمہارا جرم یہ ہے کہ تم میری بیٹی کی بیٹی ہو اور سزا یہ دوں گا کہ تمہیں پیار کروں گا۔

آپؓ جتنا پیار کرتے تھے تربیت کا بھی اتنا ہی خیال رکھتے تھے۔ جب شروع میں ربوہ بنا ہے تو ہمارے گھر کچی اینٹوں کے تھے گھروں کے ساتھ ہی ایک دو دکانیں بھی تھیں۔ ایک دفعہ میں دکان سے کوئی چیز لے کر واپس آ رہی تھی۔ آپ نماز پڑھانے جا رہے تھے مجھ دیکھ کر کہنے لگے۔ کہاں سے آ رہی ہو۔ میں نے کہا بازار سے۔ مجھے تو کچھ نہیں کہا لیکن امی سے آ کر کہنے لگے کہ ٹھیک ہے کہ یہ ابھی چھوٹی ہے لیکن دکان پر اکیلے بھیجنا مناسب نہیں ہے۔

آپ ہر انسان کی عزت کرتے تھے اور کسی کو برا نہیں سمجھتے تھے ایک دفعہ صفائی کرنے والے ایک خاکروب نے آپ کے ایک نواسے کے منہ پر پیار کر لیا۔ اس پر بچوں نے اس بچے کو چھیڑا کہ جمعدار نے تمہیں پیار کر لیا ہے اور تم بھی گندے ہو گئے ہو جب حضورؓ کو پتہ لگا تو حضور نے اسے بلا کر پوچھا کہ تمہیں جمعدار نے کہاں پیار کیا تھا۔ بچے نے گال پر انگلی رکھ کر بتایا کہ اس جگہ پر حضور نے بچے کو اپنے ساتھ چمٹا کر اسی جگہ پیار کیا اور اس طرح بچوں کو یہ سبق دیا کہ کوئی آدمی بھی برا نہیں ہوتا۔

آپ کی آواز بہت اچھی تھی۔ تلاوت کرتے تھے تو دل چاہتا تھا کہ بس سنتے جائیں۔ تقریر ایسی کرتے تھے کہ بس مزہ آ جاتا تھا۔ کئی کئی گھنٹے تقریر کرتے اور سننے والے کا دل کرتا کہ یہ تقریر ہوتی رہے۔ کبھی ختم نہ ہو۔

1945ء کے بعد سے آپ بہت بیمار رہنے لگے تھے۔ اور بہت کمزور ہوتے جا رہے تھے ڈاکٹروں کے کہنے اور جماعت کے زور دینے پر آپ علاج کرانے کے لئے 1956 میں یورپ گئے۔ علاج کے علاوہ وہاں احمدی مشنوں کا کام بھی دیکھا۔ اور وہاں کے احمدیوں سے ملاقاتیں بھی کیں۔ علاج سے آپ کو کسی حد تک فائدہ ہوا مگر پوری طرح تندرست نہ ہو سکے اور آخر 8 نومبر 1965ء کی رات کو تقریباً دو بجے اللہ میاں نے ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعودؓ کو اپنے پاس بلا لیا۔

آپ کی وفات کا پتہ لگتے ہی دور و نزدیک کے ہزاروں احمدی ربوہ آنے شروع ہو گئے۔ اگلے روز جماعت نے اکٹھے ہو کر اپنے نئے امام کا انتخاب کیا اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اپنا خلیفہ منتخب کر کے ان کی بیعت کی۔

9 نومبر کی شام کو آپ کا جنازہ بہشتی مقبرے لے جایا گیا۔ جہاں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے بیشمار احمدیوں کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؓ کا مزار آپ کی والدہ حضرت اُم المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کے پہلو میں بنایا گیا۔

بچو! ہر وقت دعا کرتے رہنا کہ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرح اسلام کے خادم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا پیار کرنے والے ہوں اور یہ بھی دعا کیا کرو کہ ہمارے پیارے خلیفہ کی بہت لمبی عمر ہو۔ اور ہماری جماعت میں کبھی آپس میں جھگڑے نہ ہوں اور ہم اکٹھے ہو کر ہر کام کریں اور ہمارے خلیفہ جو حکم ہمیں دیں ہم مانیں کیونکہ خلافت میں بہت برکتیں ہیں جس طرح درخت کی شاخیں جب تک درخت کے ساتھ لگی رہتی ہیں ہری بھری رہتی ہیں اور جب ان کو درخت سے علیحدہ کر دیں تو وہ سوکھ جاتی ہیں اسی طرح جب تک جماعت کے لوگ خلافت کا ساتھ دیتے رہتے ہیں ان کا ایمان تازہ رہتا ہے۔ اور جب کوئی بدقسمت خلافت کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے تو اللہ میاں اس کو سوکھی ہوئی ٹہنی کی طرح کر دیتے ہیں جس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

تو بچو! یہ تھے حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے مختصر حالاتِ زندگی جو ہم نے تمہارے سامنے پیش کر دیئے۔

MANUFACTURERS.

EXPORTERS & IMPORTERS

OF

ALL KINDS OF FASHION

LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

PH: 91-33-3440150 FAX: 91-33-344 0150

MOB: 098310 78426 E-mail: janiceximp@usa.net

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

طالبِ دُعا۔

AHMAD-FRUIT-AGENCY

Commision & Forwarding

Agents

ASNOOR(KULGAM)

KASHMIR

Love for All Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG,
TEAK POLES & SIZES TIMBER
MERCHANTS

Chandakkadave, P.O Feroke
KERALA - 673631
☎ 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

تلاوت قرآن مجید کے آداب

ازمکرم مولوی عزیز احمد صاحب ناصرؔ مبلغ سلسلہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی اکمل، عالمگیر اور آخری شریعت ہے جو تمام کتب سماویہ کی صحیح اور حقیقی ہدایت کو نہ صرف اپنے اندر رکھتا ہے بلکہ وہ ان تعلیمات اور ہدایات کی تکمیل بھی کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ ﴿سورۃ البینۃ:۳،۴﴾

اللہ کا رسول انہیں پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سُناتا ہے جن میں قائم رہنے والے احکام ہیں۔ یہاں قرآن کریم کو مجموعۂ صحائف قرار دیا ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿سورۃ البینۃ﴾

قرآن کریم ایسے صحیفوں میں ہے جو عزّت والے ہیں ان کی شان بلند ہے اور وہ مطہّر ہیں۔ قرآن مجید کے صحیفے مطہّر ہونے کا مفہوم یہی ہے کہ اس کی تعلیم انسانی تطہیر اور تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم کے احکام جہاں بنی نوع انسان کی ہر قسم کی ضرورتوں کی تکمیلِ ہدایت کی جامع ہے وہاں وہ خداداد طاقتوں، استعدادوں کو صحیح راستہ پر لگانے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کی اخلاقی تعلیم ایسی ہے کہ وہ انسان کی تمام قوتوں اور جذبات کے تقاضوں کو اخلاق کے صحیح سانچہ میں ڈھال دیتا ہے اور اس پر عمل انسان کی دنیا اور عاقبت کو درست کر دیتا ہے۔ عمل کے لئے ضروری ہے کہ اس کی اس رنگ میں تلاوت کی جائے جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ نیز قرآن کریم کا فہم اور اس پر تدبّر ضروری ہے۔ کیوں کہ قرآن کریم ایک حسنِ لازوال ہے۔ جب بھی انسان اس بحرِ حسنِ لازوال کی گہرائیوں میں غوطہ لگائے گا نئے اور خوبصورت اور پُرحکمت موتی اس کے ہاتھ آسکتے ہیں۔ جسقدر بھی انسان اس کے ساتھ اپنی محبت کے تعلق کو استوار کریگا یہ اپنے محبوبِ ازلی وحقیقی کا خوبصورت ودلرُبا چہرہ دکھلاتا جائے گا۔

جمال وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سُنا ہے وہ سُنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں وہ کامل علم کے ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے میل اُتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں وہ آئینہ جس سے اُس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ ومخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں...... میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔"

﴿اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 128-129﴾

پہلا طریق

قرآن کریم کی تلاوت کے لئے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ انسان باوضو اس کی تلاوت کرے۔ یہ افضل ہے اس لئے کہ جسمانی طہارت اخلاقی اور روحانی طہارت کی محرک ہوتی ہے۔ چونکہ قرآن کریم صحیفہ مطہرہ ہے اس لئے مطہر ہو کر تلاوت کرنی چاہئے۔ جیسا کہ اللہ جلّ شانہ نے فرمایا لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (سورۃ الواقعۃ) روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کیلئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بہت ضروری ہے کیوں کہ ایک قوت کا اثر دوسری پر ایک پہلو کا اثر دوسرے پر ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

''قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کے اغراض اور خشوع اور خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور تعدیل کا بہت ملحوظ رکھا ہے۔ اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔''

﴿اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 15﴾

دوسرا طریق

قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے استعاذہ کرو چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (النحل:۹۷)

یعنی جب تو قرآن کریم پڑھنے لگے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے محفوظ رہنے کے لئے خدا کی پناہ مانگ لیا کر۔

تیسرا طریق

جب قرآن کریم کوئی دوسرا پڑھتا ہو تو توجہ سے خاموش ہو کر سنو

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿الاعراف:۲۰۵﴾

اے لوگو! جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سُنا کرو اور چُپ رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

ان دو احکام میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سے استفادہ کرنے کا طریق بیان فرمایا ہے۔

(۱) قرآن کریم کو کامل توجہ سے سُنو۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ پڑھنے والے توجہ نہ کریں بلکہ وہ بھی غور و فکر کرتے چلے جائیں کیونکہ دوسرے مقامات پر تدبّر کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ توجہ کو کامل کرنے کے لئے خاموشی بہترین ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا ہے کہ مکمل سکوت اختیار کرو۔

(۲) قاری کے آداب میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ استعاذہ کرو اور پھر سامع کے لئے بتایا کہ وہ خاموشی اور کامل توجہ سے سنے۔ پس قرآن کریم کی جب تلاوت ہو رہی ہو یا درس دیا جا رہا ہو تو سامعین کا فرض ہے کہ وہ بموجب حکم قرآن کامل خاموشی اور کامل توجہ سے سُنیں یہ طریق عمل ان کے لئے موجب رحمت ہوگا اور رحمت الٰہی کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کے حسن و احسان پر اطلاع پاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآں خدا نُما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن نا تمام ہے

قرآن کریم کی تلاوت کے وقت شور وغُل کفار کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿حٰمٓ السجدۃ:۲۷﴾

اور کافروں نے کہا اس قرآن کو نہ سُنو اور اس کے پڑھے جانے کے وقت شور مچاؤ تا کہ تم غالب ہو جاؤ۔

قرآن کریم کو نہ سننا اور شور مچانا یہ کفار کا فعل ہے۔ کفار اسے غلبہ کا ذریعہ قرار دیتے تھے لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم خاموشی سے سنو کیونکہ یہ تمہارے لئے باعث رحمت اور موجب کامیابی ہوگا اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ قرآن مجید کو توجہ سے سننے والے کامیاب اور شور مچانے والے مغلوب ہو گئے۔

چوتھا طریق

قرآن مجید پڑھتے ہوئے دعا کرو

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے میرے ربّ میرا علم بڑھا۔

پانچواں طریق

قرآن مجید کی ہر آیت پر غور و فکر کرو تا کہ اس کی حقیقت اور تاثیر سے تم کو حصہ ملے۔ بعض لوگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت ختم قرآن کو مدّ نظر رکھتے ہیں۔ فہمِ قرآن ان کے مدّ نظر نہیں ہوتا جس سے عملی قوت میں تحریک ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا یعنی قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ پھر اسی صورت میں فرمایا فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ کہ قرآن کریم میں سے اسی قدر پڑھو جس قدر بآسانی خوش الحانی کے ساتھ پڑھ سکو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے اور بدعات جو ساتھ ملا لیتے ہیں وہ عبادت کو ضائع کر دیتے ہیں۔ بدعات نکال نکال کر لوگوں نے کام خراب کیا ہے۔''

﴿الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء﴾

قرآن کریم کو ترنّم کے ساتھ پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

قال رسول اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ ﴿بخاری کتاب فضائل القرآن﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کسی بات کو اس طرح شوق سے نہیں سنتا جیسے اپنے نبی کی بات کو جب وہ قرآن پڑھ رہا ہو۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ کَانَ رَجُلًا بُکَاءً یعنی ان کو قرآن شریف پڑھتے وقت رقّت طاری ہو جاتی تھی اور وہ رو پڑتے تھے۔ آپؓ کی پُر سوز آواز سُن کر بچے اور عورتیں اردگرد کے گھروں سے نکل کے ان کے پاس جمع ہو جایا کرتی تھیں۔ ﴿تاریخ خمیس جلد اول۔ و بخاری جلد دوئم﴾

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے تم بھی اسے غم کی ہی حالت میں پڑھا کرو۔ ﴿ملفوظات جلد ۵ ایڈیشن اول صفحہ ۲۰۱﴾

چھٹا طریق

قرآن پر تدبّر کرو اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا ﴿سورۃ محمد: ۲۵﴾

کیا وہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر ایسے قفل ہیں جو ان کے دلوں کی ہی پیداوار ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے قرآن کریم پر تدبر قلوب کے قفل کھول دیتا ہے اور ایک انشراح اور انبساط پیدا ہوتی ہے اور حقائق و معارف کا راستہ کھلتا ہے۔

آداب تلاوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (ھُدًی

لِلْمُتَّقِیْنَ) قرآن بھی ان لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتداء میں قرآن کے دیکھنے والوں کا تقویٰ یہ ہے کہ جہالت اور حسد اور بخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نور قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدق نیت کے ساتھ قرآن شریف کو پڑھیں۔"

﴿ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۵۳۶﴾

قرآن کریم کی تلاوت کی غرض! اسی طرح سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر طوطے کی طرح یونہی بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں جیسے ایک پنڈت اپنی پوتھی کو اندھا دھند پڑھتا جاتا ہے نہ خود سمجھتا ہے اور نہ سننے والوں کو پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح پر قرآن شریف کی تلاوت کا طریق یہ رہ گیا ہے کہ دو چار سپارے پڑھ لئے اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا زیادہ سے زیادہ یہ کہ سُر لگا کر پڑھ لیا اور 'ق' اور 'ع' کو پوری طرح ادا کر دیا۔ قرآن شریف کو عمدہ طریق اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے مگر قرآن شریف کی تلاوت کی غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق و معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔"

﴿ملفوظات جلد اوّل جدید ایڈیشن صفحہ ۲۸۴-۲۸۵﴾

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تلاوت قرآن کریم کے معانی سمجھنے اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہر گھر والے کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرف توجہ دے قرآن کے معانی سمجھنے کی طرف توجہ دے۔ ایک بھی آپ کے گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کریم کو نہ پڑھتا ہو پھر مضامین سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسّر ہے اس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ پس قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہئے کوئی بھی ایسا نہ ہو جس کے پاس سوائے اس کے کہ شرعی عذر ہو جو روزانہ تلاوت قرآن کریم سے محروم ہے۔"

﴿خطبہ جمعہ 4 جولائی 1997ء﴾

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح رنگ میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر تدبر کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں ہمارے اندر سچا ایمان اور پاک تبدیلی پیدا ہو۔ نیز ہمارے دلوں میں قرآن شریف کی ایک سچی محبت پیدا کر دے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے دلوں میں قرآن کی محبت پیدا کرنی چاہی۔ آپؑ نے فرمایا:

"سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت پیار کرو ایسا پیار جو تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔" ﴿کشتی نوح﴾

نیز فرمایا:

دل میں میرے یہی ہے تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

درخواست دعا

مکرم خان محمد ذاکر خان صاحب بمیالوی سہارنپور (U.P.) تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا بیٹا عزیز شارق خان امسال B com + Computer Application کا امتحان دے رہا ہے جو کہ 6 اپریل 2002ء سے شروع ہوگا۔ بیٹے کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

قسط دوئم

اکیسویں صدی میں ہونے والی حیران کن ایجادات

محمد زکریا ورک ۔ کنگسٹن کینیڈا

چودہ نئی ایجادات۔ نئی قسم کے کان کیکٹ لینز

وہ دن دور نہیں جب اکیسویں صدی میں لوگ ایسے کن کیکٹ لینز استعمال کرنا شروع کر دیں گے جو انسان کی آنکھ کے اندر نصب کئے جاسکیں گے ایسے کن کیکٹ لینز امریکہ کی ایک فاما سوٹیکل کمپنی نے ایجاد کئے ہیں مگر ان کو مارکیٹ میں آنے میں ابھی مزید وقت درکار ہوگا۔ ان کا اولین مقصد دور کی خراب نظر کو ٹھیک کرنا ہوگا اس طریق علاج میں کن کیکٹ لینز پتلی کے بیرونی پردہ کے اوپر یا آنکھ کے دوسرے متاثرہ حصوں کے اوپر نصب کر دیا جائے گا۔

مارکیٹ میں اس وقت Kera Vision کمپنی کے بنائے ہوئے لینزز INTACS کے برانڈ نیم سے دستیاب ہیں ان کو پتلی کے پردے کے اوپر رکھا جاتا ہے تو ان کے وزن سے پتلی فلیٹ ہو جاتی ہے جس سے دور کی خراب نظر کے علاج میں مدد ملتی ہے

امریکہ کی ایک اور کمپنی OPTHECS نے ایسے کن کیکٹ لینز ایجاد کئے ہیں جن سے دونوں امراض یعنی قریب دیکھنے اور دور دیکھنے کا تسلی بخش علاج کیا جاسکے گا اس صورت میں ڈاکٹر آنکھ کی سائڈ میں ایک ملی میٹر کے سائز کا تراش کرتا ہے اور اس کے اندر کن کیکٹ لینز کو IRIS آنکھ کی پتلی کی جھلی کے اوپر رکھ دیتا ہے اس قسم کے لینز امریکہ میں سن ۲۰۰۲ء تک کھلے عام دستیاب ہوں گے

تھری ڈی۔ ٹیلی ویژن

آجکل امریکہ میں ہائی ڈیفی نیشن ٹیلی ویژن کا خوب چرچا ہے مگر وہ دن دور نہیں جب ٹیلی ویژن کی سکرین کی جگہ ہم کمرہ کے اندر فضا میں تھری ڈی ہالوگرافک امیجز دیکھا کریں گے بوسٹن کے شہرہ آفاق انسٹی ٹیوٹ ایم آئی ٹی MIT کی مشہور زمانہ میڈیا لیب میں پروفیسر بین ٹن Benton ایسے تجربات میں مصروف ہیں جس کا مقصد تھری ڈی۔ ہالوگرافک ویڈیو امیجری پیدا کرنا ہے جو کہ ہالی وڈ میں بننے والی فلموں میں اور جاپان کی بعض ریسرچ لیباٹریز میں استعمال ہورہی ہے یاد رہے کہ ہالوگرافک امیجز اس وقت بعض ممالک کی کرنسیوں اور کریڈٹ کارڈز پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

پچھلے سال راقم الحروف نے ہالی وڈ (لاس اینجلس) کی سیر کے دوران ایک ڈاکومنٹری فلم دیکھی جس میں یہ ہالوگرافک امیجز استعمال کئے گئے تھے ایسے لگتا تھا کہ فلم میں ایکشن انسان کی آنکھوں کے عین سامنے ہورہا ہے جس سے فیکٹ اور فکشن میں فرق کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس کو بیان کرنا ناممکن ہے ذاتی تجربہ سے ہی اس کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔

امریکہ اور کینیڈا میں بچوں کو تشدد۔ عریانی اور فحش پروگراموں

میں اپنے مضمون میں اس نظریہ کا اظہار کیا کہ اگر نیوکلیئر ایکس پلوژن (Explosion) ہوئے تو ہماری فضاء میں ڈسٹ کے بادل اتنے گمبھیر ہوں گے کہ وہ تمام کے تمام کرہ زمین کو گھیر لیں گے سورج کی روشنی زمین تک پہنچنا بند ہو جائیگی موسم میں سخت تبدیلی ہوگی جب ڈائینا سور دنیا سے ناپید ہوئے تھے تو اس وقت بھی ایسا ہوا تھا ۱۹۹۰ء میں کارل ساگن نے دوبارہ مضمون لکھا اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا کہ اس کی تھیوری میں درجہ حرارت کے اندازے غلط تھے اگر دنیا میں نیوکلر وار ہوئی تو درجہ حرارت شمالی حصہ زمین میں ۳۶ ڈگری فارن ہائٹ اوسط گر جائیگا

کولڈ فیوژن

۱۹۸۹ء میں امریکہ کی یونیورسٹی آف یوٹا U of Utah میں دو سائینس دانوں نے اعلان کیا کہ دنیا کی انرجی کی پرابلم کا حل انہوں نے تلاش کرلیا ہے کیونکہ انہوں نے لیبارٹری کے اندر سورج کی انرجی کو ایک ٹیسٹ ٹیوب میں پیدا کرلیا ہے انہوں نے دعویٰ کیا کہ لیبارٹری کے اندر اپنے میز پر انہوں نے نیوکلر فیوژن پیدا کرلیا ہے

مزے کی بات یہ ہے کہ اس ایکس پیری منٹ کو کوئی اور سائینس دان کاپی نہ کر سکا فی الحقیقت یہ فراڈ تھا

روس کے چیرنوبیل ری ایکٹر کا حادثہ

۲۶۔اپریل ۱۹۸۶ء کو روس میں چیرنوبیل ری ایکٹر کا روح فرسا حادثہ وقوع پذیر ہوا جس میں ہیروشیما اور ناگا ساگی کے حادثات سے سو گنا زیادہ ریڈی ایشن فضا میں پھیل گئی اس حادثہ سے ۴۳۰۰۔افراد لقمہ اجل بن گئے اور ستر ہزار کے قریب ہمیشہ کے لئے معذور ہو گئے Radiation کے بد اثرات دنیا کے مختلف حصوں میں محسوس کئے گئے

کرہ مریخ کی تفتیش

ستمبر ۱۹۹۹ء میں کرہ مریخ کی طرف امریکہ کا بھیجا ہوا Mars Climate Orbiter اپنی منزل مقصود یا پھر اس کے قریب پہنچ کر تباہ ہو گیا اس پر ۱۲۵ ملین ڈالر لاگت آئی تھی پھر دسمبر ۱۹۹۹ء میں ایک اور پروب پولر لینڈر بھی کہیں بسیط فضا میں گر کر تباہ ہو گیا اس کے ساتھ ریڈیو کنٹیکٹ بھی قائم نہ ہو سکا سائینس دانوں کا کہنا ہے کہ اس کی لینڈنگ لیگز میں سگنل وصول کرنیکی پرابلم پیدا اس لئے ہوئی کہ کمپیوٹر کوڈ میں ایک لائن مسنگ تھی

پنی سیلین کے نقصانات

میڈیسن میں اینٹی بیاٹک کا استعمال بے دریغ کرنے سے اس کے نقصانات کا اندازہ اب ہو رہا ہے ۱۹۲۸ء میں جب پنی سیلین ایک کینیڈین ڈاکٹر نے ایجاد کی تو ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ دنیا میں اب شائد ہی کوئی ایسا بیکٹیریا رہ جائے جس کو یہ دوا ہمیشہ کے لئے نیست و نابود نہ کر سکتی ہو بیسویں صدی کے شروع میں انسان کی عمر ۴۷ سال تھی اب اکیسویں صدی کے شروع میں اوسط عمر ۷۶ سال ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان نے ٹی بی۔ ہیضہ جیسی موذی امراض پر قابو پا لیا ہے ڈاکٹروں نے بدقسمتی سے معمولی سے معمولی امراض کے لئے بھی اینٹی بیاٹک بہت زیادہ استعمال کئے (جیسے زکام) نیز انہوں نے مریضوں کو یہ نہ بتلایا کہ وہ دوائی کا مکمل کورس استعمال کریں ورنہ اس کا اثر نہ ہوگا چنانچہ مریض جو نہی ذرا آرام محسوس کرنے لگا اس نے فوراً دوائی لینا بند کردی اسکا انجام یہ ہوا کہ وہ بیکٹیریا جو ہلاک نہ ہوا تھا اس نے mutate ہونا شروع کر دیا چنانچہ اب اینٹی بیاٹک کی کئی اقسام بازار میں دستیاب ہیں مگر وہ مؤثر نہیں اب بعض صورتوں میں تپ دق کے خلاف بعض ادویہ تو بالکل ہی کام نہیں کرتیں جب تک کہ ان میں مہلک ترین اینٹی بیاٹک نہ شامل کی جائے

کمپیوٹر پرابلم وائی ٹو کے

بیسویں صدی ختم ہونے کو نہ آئی تھی کہ لوگوں نے دس سال

پہلے ہی وائی ٹو کے پرابلم کا مسئلہ چھیڑ کر لوگوں کو لوٹنا شروع کر دیا ان کمپیوٹر ایکسپرٹ نے لوگوں کے آگے قیامت صغریٰ کی تصویر اس طرح کھینچی گویا اس پرابلم سے دنیا کا ہر کام رک جائیگا اس پرابلم کا لب لباب یہ تھا کہ جب ۲۰۰۰ سال شروع ہوگا تو کمپیوٹر اسے ۱۹۰۰ پڑھے گا اور تمام حساب کتاب الٹ پلٹ ہو جائیگا کمپیوٹر پروگرام جو کوبال لینگوئج میں لکھے گئے تھے ان میں سال کے لئے صرف دو عدد کی جگہہ رکھی تھی اس لئے تمام پروگرام دوبارہ لکھنے کی ضرورت ہوگی اگر ایسا نہ ہوا تو جہاز اڑ نہ سکیں گے فائر الارم کام نہیں کریں گے فون بجلی پانی گھروں میں بند ہو جائیگا

۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ نمودار ہونے سے قبل امریکہ کینیڈا میں لوگوں کا یہ عالم تھا کہ لوگوں نے گھروں میں پانی کی بوتلیں۔ بیٹریاں ڈبل روٹیوں کے ڈھیر۔ مکھن۔ کاروں میں پیٹرول بھرالیا۔ بنکوں سے پیسے نکلوالئے۔ بڑے بڑے سٹوروں میں چیزیں فروخت ہو گئیں گویا ہر طرف یاس وحسرت کا عالم تھا مگر ۳۱ دسمبر کی رات ختم ہوئی اور یکم جنوری کی صبح نمودار ہوئی اور کچھ بھی نہ ہوا یہ گویا لوگوں کو الو بنانیکا سب سے بڑا فریب تھا

چیزیں جو آئندہ بیس سال میں پرانی ہو جائیں گی

اس وقت ہر اٹھارہ ماہ بعد کمپیوٹر کی سپیڈ دوگنی ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ Integrated circuits سائز میں چھوٹے سے چھوٹے ہوتے جا رہے ہیں آئندہ بیس سال میں پینٹیم پر سنل کمپیوٹر کے چپ کا سائز 10000 /1 حصہ ہو جائیگا اور اسکی پروسیسنگ پاور دس ہزار گنا بڑھ جائیگی کمپیوٹر کے ساتھ ساتھ جینیٹک انجینئرنگ میں بہت زیادہ ترقی ہوگی۔ جو چیزیں آئندہ بیس سال میں پرانی ہو جائینگی ان کی فہرست یہ ہے

۱) وی سی آر۔ ڈی وی ڈی۔ سی ڈی اور کیسیٹ ٹیپ ختم ہو جائیں گے ان کی جگہ ایم پی تھری MP3 ٹائپ کی سٹوریج ڈیوائسز جو MB 128 سے دس ہزار گنا زیادہ انفارمیشن سٹور کر سکیں گی اس کے ساتھ ساتھ مووی کیمرہ اور پروجیکٹرز بھی ختم ہو جائیں گے

۲) انسان قانونی کاغذات پر دستخط نہیں کریں گے اس کی جگہ آنکھ کے IRIS اور آواز کی پہچان voice recognition system لے لیں گے

۳) موسیقی کے آرکیسٹراز کی بجائے کمپیوٹرز سے Synthesize کیا ہوا میوزک موشن پکچرز میں استعمال کیا جائے گا۔

۴) براڈ کاسٹنگ کمپنیاں اس بات کا پتہ لگالیں گی کہ کون سے پروگرام آپ کے من پسند ہیں نیز ریموٹ کنٹرول کو آپ نے کتنی بار استعمال کیا اس سے پتہ لگالیں گی چنانچہ نیلسن ریٹنگ امریکہ میں ختم ہو جائے گی۔

۵) انالاگ ٹیلی ویژن اور ریڈیوز اور جملہ مشینیں جو انالاگ طریق سے کام کرتی ہیں وہ ختم ہو جائیں گی

۶) آپ مووِیز رینٹ کرنے کے لئے سٹور میں نہیں جائیں گے نہ آپ کو کمپیوٹر سافٹ ویئر اسٹور سے خریدنا ہوگا یہ سب براڈ بینڈ کنکشنز (ہائی سپیڈ انٹرنیٹ) پر دستیاب ہوں گے

۷) ایسے لوگ آپ کو بہت کم نظر آئیں گے جن کے ہاتھ میں سیل فون ہوگا ایسے سیل فون رسٹ واچز کے اندر ہوں گے یا وہ کان پر رکھے جاسکیں گے

۸) گلوبل پوزیشننگ سسٹم GPS بہت عام ہو جائیں گے یہ بھی رسٹ واچز کے اندر نصب ہوں گے جس سے کسی کا گھر یا دفتر تلاش کرنا بہت آسان ہو جائیگا

۹) جنک میل ختم ہو جائیگی لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ کر پوسٹیج سٹیمپ بنا سکیں گے۔

۱۰) فلموں میں سٹنٹ ڈبل جو کام کرتے ہیں ان کی جگہ کمپیوٹر اینی میشن والے ایکٹر کام کیا کریں گے

۱۱) ہیموفیلیا بیماری کے لئے جو دوا عطیہ کئے ہوئے خون سے بنائی جاتی ہے وہ مستقبل میں جسم کے اندر جینیاتی طور پر مادی فا

یڈ سیلز سے بنائی جا سکے گی۔

۱۲) گنجا پن دور کرنے کے لئے جو علاج اس وقت موجود ہیں ان کی جگہ ڈیرما لوجسٹ ایسا scalp tissue ایجاد کرلیں گے جس میں بال خود بخود اگ آئیں گے بالوں کے رنگ کرنیکے فار مولے جیسے Nice & Easy بھی ختم ہو جائیں گے کیونکہ جین تھیراپی سے عمر رسیدہ لوگوں کی کھوپڑیوں میں melanin pigment دوبارہ پیدا ہونا شروع ہو جائیگا جن سے بال سفید نہ ہوں گے۔

۱۳) امریکہ میں ہر سال چھ لاکھ ہارٹ بائی پاس آپریشن ہو تے ہیں آئندہ کارڈیا لوجسٹ خون کی رگیں فوت شدہ لوگوں کے جسموں سے رگوں کو نکال کر زندہ لوگوں میں لگا دیا کریں گے۔

۱۴) ذیابیطس کے مریضوں کو انجکشن لگانا ضروری نہ ہوگا ڈاکٹر pancreas کے اندر صحت مند سیلز امپلانٹ کر دیا کریں گے۔ ہیومن کلوننگ عام ہو جائیگی ایک ہی قسم کے نظر آنیوالے بچے پیدا کرنا ممکن ہو جائیگا۔

۱۵) آرگن ٹرانس پلانٹ کی بجائے ڈاکٹر مریض کے اپنے ٹیشو سے نئے آرگن پیدا کرلیا کریں گے۔

۱۶) کینسر کے علاج کے لئے کیموتھراپی ضروری نہ ہوگی اس کی جگہ جین تھراپی سے علاج کیا جائیگا۔

۱۷) آجکل کاریں انٹرنل کمبسشن والے انجن سے چلتی ہیں اس کی جگہ الیکٹرک موٹر والی کاریں بن جائیں گی جو بیٹری سے چلیں گی کیلی فورنیا کی ریاست میں اس وقت ایسی کاریں لوگ چلا رہے ہیں جن کی بیٹری کو ہر اسی میل بعد گیس اسٹیشن پر ریچارج کرلیا جاتا ہے۔ پیٹرول کے بغیر چلنے والی کاریں ہمارے ماحول کے لئے اچھی ہیں۔

۱۸) پلاسٹک کے بنے برتنوں کی بجائے اب برتن biopolymers کے میٹریل سے بنے ہوں گے جو کہ com starch سے بنایا جاتا ہے۔

۱۹) نابینا لوگ دیکھنے لگیں گے ان کی آنکھوں میں ایسا ٹی وی لگا دیا جائیگا جو آنکھ کے سائز کا ہوگا جو کیمروں کے ذریعہ معلومات دماغ کو منتقل کریگا اس سیٹ کو عضلات میں نصب کیا جائیگا۔

۲۰) ایک جاپانی کمپنی نے پچھلے سال کلائی والا کیمرہ متعارف کرایا ہے جس میں ایک میگا بائیٹ میموری موجود ہے یہ کیمرہ ایک سو سے زیادہ تصاویر ریکارڈ کرنیکی صلاحیت رکھتا ہے اس رسٹ واچ ڈے جیٹل کیمرہ کو J1- WQV کا نام دیا گیا ہے۔

وہ چیزیں جو آئندہ بیس سالوں میں نہیں بدلیں گی

مکانوں کا طرز تعمیر۔ پنسل۔ کتابیں۔ کیش۔ کھانے کے برتن۔ پیسینجر جیٹ ہوائی جہاز۔ ڈرائیونگ۔ ٹریفک کن جیشن۔ شوز۔ مذہب۔ بیس بال کا کھیل۔ زیپرز۔ غربت۔ شاپنگ۔ پیپر کلپ۔ مردوں کے سوٹ۔ تشدد۔

بائیوکراپس Bio-crops

سائینسدان اس وقت کپاس آلو ٹماٹر کی ایسی قسمیں بنانے میں مصروف ہیں جن پر مختلف موسموں جیسے سردی گرمی کا کوئی اثر نہیں ہوگا اس ضمن میں مکئی کی ایک نئی قسم ایجاد ہوگئی ہے مگر اس کے خلاف یوروپ میں بہت برا ردعمل ہوا ہے یوروپ کے باشندے genetically altered food کے بہت خلاف ہیں کیونکہ ان کے استعمال سے جو بیماریاں پیدا ہوں گی ان کا کسی کو کوئی علم نہیں۔

اب سائینسدان ایسی Chewing-gum بنا رہے ہیں جس کا نام پرپیچؤا Perpetua ہوگا اس کا فارمولا ٹاپ سکر یٹ ہے یہ شوگر۔ پیپرمنٹ اور لےٹیکس ربر کے جینیٹک کوڈ سے تیار کی جائے گی۔

کیچ اے کارپ Katch a Karp مچھلی ایک نئی قسم ہوگی جس کے اندر سے سرخ لائٹ خارج ہوگی جیسی پولیس کار کے اوپر لگی ہوتی ہے چنانچہ پانی کے اندر ۱۰۰ فٹ کے فاصلہ سے یہ نظر آجائیگی مچھلی صرف کارپ اور کیٹ فش کی اقسام کی ہونگی۔

﴿جاری﴾

علم بڑی دولت ہے

سوا علم کے کچھ نہ سیکھو کبھی
ہے بے علم رہنا بڑی غافلی

لغت کے لحاظ سے علم کے معنی جاننے کے ہیں۔ لہٰذا جو بات معلوم نہ ہو اس کا جاننا ہی علم کہلاتا ہے۔ علم ایک بڑی طاقت ہے کسی قسم کا کام بھی علم کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ علم انسان کا بہت بڑا ہتھیار ہے۔ اسی کی مدد سے انسان نے بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ علم انسانی طاقت میں اضافہ کرتا ہے۔ علم کی مدد سے بہت سی حقیقتوں کا پتہ چلتا ہے۔

علم ایک نور ہے جس سے جہالت کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں۔ یہ انسان کو حق و انصاف کی راہ دکھاتا ہے۔ اس کی مدد سے نیکی و بدی اور حق و باطل میں تمیز ہوتی ہے۔ یہ ایسا سرمایہ ہے جس کو مٹایا نہیں جاسکتا۔ یہ ایسی دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔ علم ایک ایسی دولت ہے جسے چوری کا ڈر نہیں اور نہ کسی قسم کے ڈاکے کا خوف۔ دنیا میں ہر چیز ختم ہوسکتی ہے مگر علم کی دولت جس قدر استعمال کی جائے اسی قدر بڑھتی جاتی ہے۔ علم کو کبھی نقصان کا اندیشہ بھی نہیں۔ علم وہ سرمایہ ہے جو ہر وقت انسان کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ علم دل و دماغ کو روشن کرتا ہے اور انسان کی بہت سی خوابیدہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت اچھی دعا سکھائی ہے:

"رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" یعنی اے میرے ربّ میرے علم کو بڑھا۔

انسان کو علم ہی کی وجہ سے اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل ہے۔ اچھائی اور برائی میں تمیز کرنا علم ہی سکھاتا ہے اور یہی آدمی کو انسان بناتا ہے ورنہ اس میں اور حیوان میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ ہماری ترقی کا گہوارہ علم اور صرف علم ہے۔ ہم تہذیب اور ترقی کی جس منزل پر آج ہیں یہ علم ہی کا فیضان ہے۔ اگرچہ آسمان وہی ہے زمین وہی ہے سمندر وہی ہیں دریا وہی ہیں وادیاں وہی ہیں پہاڑ وہی ہیں مگر دنیا وہی نہیں ہے۔ علم کی وجہ سے ہمارے آباء واجداد کی سرزمین نے وہ رنگ بدلا ہے کہ عقل حیران ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہوسکتے ہیں؟
(الزمر:۱۰)

نویدالحمد فضل قادیان

علم بہت بڑی دولت ہے۔ عالم آدمی جہاں جاتا ہے وہاں اس کی قدر ہوتی ہے۔ وہ ہر قسم کی دولت سے بے نیاز ہوتا ہے۔ علم انسان کو تہذیب اور تمدن کی چوٹی پر لے جاتا ہے۔ مہذب اور وحشی انسان میں یہ فرق ہے کہ مہذب آدمی علم کی روشنی میں قدرت کے ہزاروں اسرار سے واقفیت کرکے ان سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وحشی اگرچہ مہذب آدمی سے جسمانی طاقت تو زیادہ رکھتا ہے لیکن مہذب آدمی اپنے علم و عقل سے ہمیشہ وحشی آدمی پر غالب آتا ہے۔

غرض انسان علم کے پروں سے تہذیب و ترقی کے آسمان پر پرواز کررہا ہے۔ علم انسانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ یہ انسان کے لئے

چراغ ھدایت ہے۔اس سے انسان اپنے نقائص دور کرتا ہے۔ یہ علم ہی ہے جس کی بدولت ہم اپنی نفسانی خواہشات اور جذبات پر قابو پاتے ہیں۔اس کی بدولت ہم میں صبر و استقلال کی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔علم انسان کی ایک بڑی طاقت ہی نہیں بلکہ انسانیت کا ایک حسین زیور ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ و مُسْلِمَةٍ۔

﴿بخاری﴾

یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔اور دوسری حدیث میں علم حاصل کرنے کے متعلق آتا ہے کہ:

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَو كَانَ بِالصِّين یعنی علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین بھی جانا پڑے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنے کی کتنی تلقین فرمائی ہے۔اور علم حاصل کرنا ہر ایک کے لئے لازم کردیا ہے۔علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔انسان کا دماغ علم کا خزینہ ہے۔دولتِ علم کے بغیر دنیاوی دولت کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

اس دور میں وہی قوم ترقی کرسکتی ہے جس کے افراد تعلیم یافتہ ہوں۔اور نئے نئے علوم کے حاصل کرنے میں لگے ہوں۔اسلئے ہمیں چاہیئے کہ خود بھی علم حاصل کریں اور ان پڑھ لوگوں کو بھی علم کے زیور سے آراستہ کریں۔تا کہ ہماری قوم بھی ترقی کر سکے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔ ﴿المجادلة : ١٢﴾

یعنی اللہ ان کو جو کہ مؤمن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھادیگا۔

ہر آدمی کو علم و ادب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔علم کو صرف کتابوں تک ہی محفوظ نہ رکھا جائے بلکہ حاصل کئے گئے علم کو علم کے سانچے میں ڈھالا جائے۔دنیا کی ترقیات کے علاوہ آخرت نیز روحانی اور باطنی ترقی کا بھی علم کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے۔علم کے بغیر انسان خدا کو بھی نہیں پہچان سکتا۔

ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ علم انسانی زندگی کا ایک ضروری حصہ ہے ہماری تمام مادّی اور روحانی ترقیات کا انحصار اسی پر ہے۔ہم سب کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ہمیں ہر قسم کا علم حاصل کرنے کی توفیق دے۔آمین۔

NAVNEET
JEWELLERS

01872-20489(S)
20233,20847(R)

CUSTOMER'S
SATISFACTION IS OUR
MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

خدا کی قدرت

"تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے۔اسکی قدرتوں کی کوئی انتہاء نہیں ہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶)

انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ہمارے نوجوان

تحریر امجد احمد۔ فرانکفورٹ

ٹیکنالوجی کے اس دور میں جبکہ ہر صاحب علم وفراست تحقیق اور جستجو میں مگن ہے اور اس کے سامنے ''انفارمیشن سُپر ہائی وے''، یعنی انٹرنیٹ اپنے اندر علم کا ایک وسیع سمندر سموئے ہوئے ہے۔ جو اس ہائی وے پر سفر کرنے والوں کی رفتار میں جہاں تیزی پیدا کر رہا ہے۔ وہاں ان مسافروں کی قریب کی منزلیں دور اور دور کی منزلیں قریب بھی کر رہا ہے۔ اپنی لگن میں مصروف اپنی منزل کو پا لیتے ہیں مگر بھٹکنے والے کھو جاتے ہیں۔ '' قریب کی منزل دور'' کے مفہوم کی گہرائی میں جا کر دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آئے گی کہ اس سپر ہائی وے پر سفر کرنے والے وہ مسافر جو تخلیق کائنات کے مفہوم سے عاری ہیں اور خدائے ذوالجلال کے تخلیق کردہ '' انفامیشن سُپر ہائی وے''، یعنی ''صراط مستقیم'' کے مفہوم سے نابلد ہیں اور ان کے سامنے دنیا کا حصول ہی منزل بن گیا ہے وہ درحقیقت اپنی منزل سے دور ہوتے جا رہے ہے اس سپر ہائی وے کا اگر ہم تجزیہ کریں تو اس پر ہمیں غلاظت اور گندگی کے ڈھیر نظر آتے ہیں تو علم کے موتی اور جواہرات بھی بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔ اس شاہراہ پر چلنے والے اگر کہیں غلاظت سے اپنا دامن گندہ کر لیتے ہیں تو ہمیں ایسے بھی مسافر نظر آتے ہیں جنہوں نے اپنے دامن کو سمیٹا اور علم کے خزانوں کو حاصل کر لیا۔

میں اپنے اس مضمون کو ایک آسان پیرایہ میں یوں بیان کرتا ہوں کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں جبکہ ہر بالغ، نابالغ نوجوان اپنے علم کی پیاس بجھانے کے لئے یا تفریحاً وقت گذاری کے لئے انٹرنیٹ پر جاتا ہے تو اس کے سامنے کئی راستے ہوتے ہیں۔ ان راستوں کی پہچان پختہ کار ذہن تو آسانی سے کر لیتا ہے مگر ناپختہ ذہن ٹھوکر کھا جاتا ہے اور وہ ایسی ویب سائٹس کا انتخاب کر لیتا ہے جہاں گندگی اور غلاظت کے ڈھیر ہوتے ہیں۔ جہاں عریانیت بھرے مناظر یا تصاویر کے ذریعہ ناپختہ ذہنوں کو برائی کی طرف

مائل کیا جاتا ہے۔ ای میل کے ذریعہ تصاویر بھیجنا، فری وقت مہیا کرنا اور دولت کے حصول کے لئے عریانیت کو فروغ دینا۔ غرضیکہ اخلاق سے عاری اور جنسی جذبات سے مرصع تصورات نوجوانوں کی سوچ اور فکر پر یلغار کر دیتے ہیں اور وہ خدائے بزرگ و برتر کے صراط مستقیم سے دور ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں ہماری جماعت کے نوجوانوں کو راہنمائی درکار ہے۔ جہاں ہمیں ان کے مستقبل کی فکر کرنی ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں '' انٹرنیٹ'' کا وجود جہاں ہمارے لئے تحقیق کے دروازے کھولتا ہے۔ وہاں علم کی وسعت کے بے شمار اسباب بھی پیدا کرتا ہے۔ مثلاً ایک کمپیوٹر پروگرام اپنے علم اور تجربہ میں اضافہ کرنا چاہتا ہے اور اسے سیکھنے کی جستجو بھی ہے تو اس کو اس انفارمیشن سپر ہائی وے پر بے شمار ذہین اور لائق ہم سفر مل جائیں گے جو اس کے فکر اور تدبیر کے ارتقاء میں اس کے معاون ہوں گے۔ اسی طرح ایک تاجر

اگر اپنے کاروبار کی وسعت چاہتا ہے تو اس کو ایسے ویب سائٹس مل جائیں گے جہاں وہ اپنا مال کو بیچ سکتا ہے۔ اس کو مشورہ دینے والے کی مصنوعات کو مارکیٹ میں متعارف کرانے والے اس کے ہم پلہ یا اس سے بڑھ کر کام کرنے والے مل جائیں گے۔ خیالات و افکار کا تبادلہ علم کی وسعت، دوسروں کے تجربات سے مستفید ہونا، معاشی حالات کا تجزیہ، سائنسی ارتقاء میں نئے نظریات کا وجود اور دنیا بھر کے لوگوں کا اپنے اپنے ذہن کے مطابق معلومات مہیا کرنا ''انٹرنیٹ'' ہے۔ جو اپنے اندر علم کا ایک وسیع سمندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے اس لامحدود سمندر سے علم وفکر کے موتی تلاش کرنے میں ہمارے نوجوان کیا کر رہے ہیں۔ کیا ان کی فکر اور جستجو صرف وقت گذاری کے لئے ہے یا انہوں نے اپنے علم کی وسعت میں اضافہ بھی کیا ہے؟ یہ سوال والدین اپنے بچوں سے پوچھ سکتے ہیں اور جماعت کی ذیلی تنظیمیں بھی ان نوجوانوں سے دریافت کر سکتی ہیں کہ انٹرنیٹ سے کیا کھویا اور کیا پایا۔ ہر نوجوان کا تجربہ اور علم جہاں تربیت کے پہلوؤں میں وسعت پیدا کرے گا وہاں ہمارے دوسرے نوجوان بھی اس تجربہ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور اپنے اپنے ممالک اور معاشرے کو فائدہ پہنچا سکیں گے اور اس سپر ہائی وے کو صراط مستقیم میں تبدیل کر سکیں گے۔ یہ دور جو کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ سائنسی ارتقاء کی بنیاد ہے۔ جس میں دولت کا حصول ایک دوسرے پر سبقت لے جانا اور اپنی فنی صلاحیتوں کا لوہا منوانے کا دور ہے۔ اگر ہم یورپ امیریکہ، جاپان، تائیوان اور سنگاپور میں ٹیکنالوجی سے وابستہ اداروں کی کارکردگی پر نگاہ دوڑائیں تو بات واضح نظر آتی ہے کہ ان ممالک میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کمپنیوں نے اپنی فنی صلاحیتوں کو اس انداز میں اجاگر کر لیا ہے کہ نیا سورج طلوع ہونے سے قبل ہمیں یہ بتادیا جاتا ہے کہ آج کے دن فلاں کمپنی نے اپنی صلاحیتیں اجاگر کرتے ہوئے فلاں ٹیکنالوجی ایجاد کی ہے جس کے نتیجہ میں اتنے ہزار لوگوں کو روزگار میسر ہوگا۔ انسان کی زندگی میں فلاں تبدیلی آجائے گی۔ اور اس سے توانائی میں اس قدر بچت ہوگی، وغیرہ۔ یہ ایجادات یوں ہی راتوں رات نہیں ہو جاتیں۔ اس کیلئے منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرمایہ کو لمبی مدت کے لئے لگانا ہوتا ہے۔ تاکہ ریسرچ کرنے والے سکون سے کام کریں۔ کچھ پانے کے لئے کچھ کھویا جاتا ہے۔ کتنی ہی ایسی ایجادات ہیں جنہوں نے سالہا سال اپنے ارتقاء میں گذار دیئے۔ کمپیوٹر بیچنے والوں کو گاہکوں کا انتظار ہوتا تھا۔ پھر 80386،80286 کا دور آیا۔ ٹیکنالوجی میں ارتقاء کا عمل جاری رہا اور جب 80486 کا دور آیا تو عوام میں بھی کمپیوٹر کی ضرورت اور اس کے عوامل کا شعور پیدا ہوا۔ تو یہی کمپیوٹر آفس سے نکل کر گھر کی ضرورت بن گیا اور جب انٹرنیٹ نے انگڑائی لی تو یہ زندگی کا ایک لازمی جزو بن گیا۔ اسی کیساتھ ساتھ مواصلاتی ٹیکنالوجی نے وسعت اختیار کی تو موبائیل فون ہماری ضرورت بن گئے۔ ایک سروے کے مطابق درج ذیل ٹیکنالوجی کے شعبہ جات انتہائی اہم نوعیت کے ہیں اور اگلے دس سال میں سرمایہ کاری کے لئے پرکشش ہوں گے۔ جہاں ٹیکنالوجی سے وابستہ افراد نام کما سکیں گے۔

1.Otical Components

2.Nanotechnology / MEMS

3.Bio Informatics

4.Evolutionary Computing

5.Supply Chain Technology

6.Online and Mobile Gaming & Gambling

7.Mobile Chip Intergration

8.The Power of Good Design

9.Digital Rights Management

10.Vartical Industry Software

﴿ماخوذ﴾

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت
2001 - 2002ء

محترم محمد نسیم خان صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

1. مکرم خالد محمود صاحب - نائب صدر اوّل
2. مکرم زین الدین صاحب حامد - نائب صدر دوئم و معتمد اوّل
3. مکرم شیراز احمد صاحب چغتئی - نائب صدر سوئم
4. مکرم سفیر احمد صاحب شمیم - مہتمم مقامی
5. مکرم نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ - محاسب
6. مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ - مہتمم مال
7. مکرم سید مبشر احمد صاحب عامل - مہتمم اشاعت
8. مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ - مہتمم عمومی
9. مکرم شعیب احمد صاحب - مہتمم اشاعت
10. مکرم حبیب احمد صاحب طارق - مہتمم تحریک جدید
11. مکرم شیخ محمود احمد صاحب - مہتمم تبلیغ
12. مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر - مہتمم وقف جدید
13. مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب - مہتمم تربیت و معتمد دوم
14. مکرم محمد وسیم خان صاحب - مہتمم تبلیغ (ایڈیشنل)
15. مکرم شیخ ناصر وحید صاحب - مہتمم صحتِ جسمانی
16. مکرم جاوید احمد صاحب لون - مہتمم مال (ایڈیشنل)
17. مکرم سی شمس الدین صاحب - مہتمم تعلیم
18. مکرم رفیق احمد صاحب بیگ - مہتمم اطفال
19. مکرم سید اعجاز احمد صاحب - مہتمم تجنید
20. مکرم تسنیم احمد صاحب فرخ - مہتمم تعلیم (ایڈیشنل)
21. مکرم عبد المحسن صاحب مالاباری - مہتمم خدمتِ خلق
22. مکرم مصباح الدین صاحب نیّر - مہتمم صنعت و تجارت
23. مکرم خورشید احمد صاحب خادم - مہتمم صنعت و تجارت (ایڈیشنل)
24. مکرم محمد نورالدین صاحب - مہتمم وقارِ عمل
25. مکرم شاہد احمد صاحب ندیم - مہتمم اطفال (ایڈیشنل)

☆☆☆☆☆

RAKESH JEWELLERS

01872 21987 (S) PP
01872 20290 (R)
MAIN BAZAR QADIAN.

For every kind of Gold and Silver ornament.
All kinds of Rings & "Alaisallah" Rings also sold
KISHEN SETH, RAKESH SETH

سو سال پرانی سیٹھ پیارے لعل صراف کی دوکان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام قادیان میں

سہ روزہ فری آئی کیمپ کا کامیاب انعقاد

☆مضافات قادیان کے 50 دیہات کے 605 مریضوں کا چیک اپ ☆ 35 مریضوں کے کامیاب آپریشن ☆فری ادویات اور مریضوں کے قیام وطعام کے علاوہ لنگر عام کا انتظام ☆محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اصلاح وارشاد، محترم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ قادیان، جناب سردار ترپت راجندر سنگھ جی باجوہ M.L.A حلقہ قادیان، سب ڈویژنل مجسٹریٹ بٹالہ، چیف میڈیکل آفیسر محکمہ صحت ضلع گورداسپور کی شرکت ☆ ان معززین کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر انتظام سہ روزہ آنکھوں کا فری میڈیکل کیمپ مورخہ 16,15,14 مارچ 2002ء کو ایوان خدمت و ایوان طاہر و ایوان انصار میں لگایا گیا۔ 14 مارچ کو صبح سے ہی کثرت سے مریض آنے لگے۔ صبح 11 بجے سے 10 ماہر ڈاکٹرز صاحبان کی ٹیم نے ان مریضوں کا چیک اپ ایوان طاہر میں شروع کیا اور ساتھ ساتھ مفت ضروری ادویات مریضوں کو دی گئیں۔ اس موقعہ پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان بنفس نفیس تشریف لا کر آئی کیمپ کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا۔ اور مفید مشورے دیئے۔

شعبہ رجسٹریشن کے مطابق مضافات قادیان کے 50 دیہات کے 605 مریضوں کا چیک اپ ہوا اور بہت سے مریضوں کو عینک کے نمبر دیئے گئے۔ 35 مریضوں کے سفید موتیا کے آپریشن کیئے گئے۔

اس کیمپ کی افتتاحی تقریب ساڑھے چار بجے احمدیہ گراؤنڈ میں زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ بھارت کی درخواست پر جناب ترپت راجندر سنگھ باجوہ M.L.A حلقہ قادیان، جناب اندر ایس بھٹی صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ بٹالہ، جناب ڈاکٹر ایس پی گرگ صاحب چیف میڈیکل آفیسر محکمہ صحت ضلع گورداسپور، جناب ڈاکٹر جسبیر صاحب ایس ایم او قادیان، جناب لکھوندر سنگھ صاحب نائب تحصیلدار اور متعدد عہدیداران ضلع، ڈاکٹرز صاحبان اور شہر کی معزز شخصیات، جماعتی عہدیداران اور احباب جماعت احمدیہ قادیان نے شرکت کی۔

اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عزیز احمد خیر صاحب نے تلاوت کی اور عزیز محمد اسد اللہ نے اس کا پنجابی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مہمانان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث الخلق عیال اللہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نوجوانوں کو فاستبقوا الخیرات کی نصیحت فرمائی ہے۔ ان ارشادات کے پیش

نظر ہندوستان کیا دنیا بھر میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے آئی کیمپ ڈنٹل کیمپ، بلڈ ڈونیشن کیمپ، ریلیف کیمپ جیسے مختلف رفاہی پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں۔ گجرات کے زلزلہ اور اڑیسہ میں طوفان کے موقعہ پر ہمارے نوجوانوں نے بھرپور خدمت کی اور جماعت کی طرف سے ریلیف کا سامان ضرورتمندوں تک پہنچایا۔ آپ نے کہا ہمیں جو یہ خدمات کی توفیق مل رہی ہے وہ خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ کیونکہ ہمارے خلیفہ دن رات ہماری اصلاح کی ہر ممکن کوشش اور راہنمائی فرماتے رہتے ہیں اور ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد سماج کا قیمتی اور مفید وجود بن جائے۔

اس کے بعد جناب اندر ایس بھٹی صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ بٹالہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے خیالات اور اس کی سوچ بہت اچھی ہے۔ جماعت ہمیشہ قوم و سماج کی سیوا کرتی ہے۔ اور بھائی چارہ پیدا کرتی ہے اس آئی کیمپ میں آپ نے بغیر کسی بھید بھاو کے تمام دھرم کے لوگوں کو دعوت دے کر غرباء کی خدمت کی توفیق پائی ہے اور قوم کی تعلیم کو بڑھانے کے لئے کمپیوٹر سینٹر بھی کھولا ہے۔ میں جماعت کے نوجوانوں کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اسی طرح جماعت کے نوجوان سماج سیوا کرتے رہیں گے مجھے چار یا پانچ بار جماعت کے مختلف پروگراموں میں شرکت کا موقعہ ملا اس کو میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں امید ہے کہ آئندہ بھی آپ لوگ مجھے اپنے نیک کاموں کے لئے بلاتے رہیں گے۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خصوصاً صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اس کیمپ کے انعقاد پر خراج تحسین پیش کیا۔

بعدہٗ ڈاکٹر ایس پی گرگ صاحب چیف میڈیکل آفیسر محکمہ صحت ضلع گورداسپور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج جو میں محسوس کر رہا ہوں وہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہاں آکر جو آپ کا کردار دیکھا وہ بہت بلند اور اعلیٰ پایا۔ آپ نے اپنے معیار کو قائم رکھا ہے۔ بلند بھارت کی بلند تصویر کو بنائے رکھنے کے لئے ان کیمپوں کا انعقاد بہت ضروری ہے۔ آج کل ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ آپ نے اس کیمپ کے ذریعہ بلا لحاظ مذہب وملت سب کی خدمت کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک سماج سیوک اور امن پسند جماعت ہے یہ جو بیڑا آپ نے اٹھایا ہے بہت اچھا قدم ہے اللہ تعالیٰ آپ کی تمام تمناؤں کو پورا کرے۔ آپ نے ہی بھارت کو بلند کرنا ہے۔ بھارت کو آپ پر ناز ہے۔ آپ بھارت کے سچے سپوت ہیں۔

ازاں بعد محترم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور خارجہ نے اپنے خطاب میں معزز مہمانان اور ڈاکٹرز صاحبان کو تہ دل سے خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی کسی ضرورت کے لئے خدام الاحمدیہ کو بلایا گیا تو وہ بغیر کسی تاخیر کے فوراً خدمت کے لئے حاضر ہوتے رہے ہیں۔ کیمپ کی کامیابی کے لے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے موصوف نے اس کیمپ کے لئے محترم صدر مجلس اور اس کمیٹی کے صدر محترم خالد محمود صاحب اور جملہ ممبران کو مبارکباد پیش کی۔

بعد ازاں جناب سردار ترپت راجندر سنگھ جی باجوہ M.L.A حلقہ قادیان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ جماعت نے مجھے اس نیک کام کے لئے دعوت دی۔ جماعت احمدیہ اپنی نمایاں خدمات کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ 1992 میں جب قادیان میں سیلاب آیا تو نکاسی والا نالا بلاک ہو گیا اور شہر میں پانی بھر گیا۔ بلدیہ کمیٹی کے ملازمین اس بلاک کو ہٹانے میں ناکام رہے تو میری درخواست پر جماعت کے نوجوانوں نے بڑی محنت سے اس بلاک کو ہٹایا۔ جس

کی وجہ سے شہر ایک بڑی آفت سے بچ گیا۔ نیز موصوف نے فرمایا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت نے اپنے نوجوانوں کو اصولوں کا پابند کیا ہے۔ اور ان کی عمدہ رنگ میں تربیت کر رہی ہے۔ جماعت کا کوئی بھی نوجوان نشہ کا عادی نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ہم روزانہ ان نوجوانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ایک ڈیسیپلن کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ ان کا تعلیمی معیار بہت بلند ہے۔ وطن اور سماج کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے نوجوان اپنی مثال آپ ہیں۔ جہاں ایک طرف ملک میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں وہیں دوسری طرف قادیان کی مقدس بستی کے احمدی نوجوان بلا لحاظ مذہب وملت دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ کیمپ کے انتظامات بہت ہی شاندار ہیں۔ مریضوں کو ہر طرح کی سہولت دی گئی ہے۔ اتنے شاندار انتظامات کے لئے میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدی بھارت اور انکی ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

صدر جلسہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اصلاح وارشاد نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مذاہب کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ انسان خدا کی عبادت کرے۔ اور انسان کی خدمت کرے۔ بدقسمتی سے آج کل مسلمانوں میں یہ اہم اوصاف مفقود ہو رہے ہیں لیکن بانی جماعت احمدیہ نے اس اسلامی تعلیم کو اپنے نمونہ سے زندہ کیا۔ قادیان کے آریہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل جب بیمار ہوتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی عیادت کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور ان کا علاج بھی کروایا کرتے تھے۔ آج جماعت احمدیہ اسی نمونہ پر چل رہی ہے۔ آفریقہ میں جماعت احمدیہ کے درجنوں ہسپتال کام کر رہے ہیں اور قادیان میں بھی بہت بڑا ہسپتال بنایا جا رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہومیوپیتھی علاج کو عام فرمایا ہے۔ آج ہندوستان میں درجنوں ہومیوپیتھی ڈسپینسریز قائم ہیں جہاں لوگوں کو مفت ادویایت دی جاتی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر سال فری آئی کیمپ لگایا جا رہا ہے اس کیمپ میں فری ادویات دی جاتی ہیں اور آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔ اور مریضوں کے قیام و طعام کا اچھا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ سب کام ہم صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ آخر میں موصوف نے اس کیمپ کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور انکے رفقاء کار کو مبارک باد پیش کی اور تمام اراکین خدام الاحمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے معزز مہمانوں کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مکرم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین نے سرانجام دئے۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے بک سٹال لگایا گیا۔

15 مارچ کو صبح 12:30 بجے ڈاکٹرز صاحبان نے آپریشن والے تمام مریضوں کا دوبارہ چیک اپ کیا اور ایوان طاہر میں 35 مریضوں کا آپریشن کیا۔

مورخہ ۱۶ مارچ کی دوپہر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت نے مریضوں کی عیادت کی اور اپنے ہاتھوں سے مریضوں کو ضروری ادویات دیں اور انہیں ضروری احتیاطیں برتنے کا مشورہ دیا۔ اور مریضوں کی شفایابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد جملہ مریضوں کو رخصت کر دیا گیا اور اس طرح یہ سہ روزہ میڈیکل آئی کیمپ بخیر وخوبی اختتام پزیر ہوا۔ مورخہ 19 اور 26 مارچ کو ڈاکٹرز صاحبان نے آپریشن کئے ہوئے مریضوں کا دوبارہ معائنہ کیا۔ ۲ اپریل کو ان مریضوں کی پٹیاں کھول دی جائیں گی۔ ۱۵ اپریل کو ان کے ٹانکے کھول دئے

جائیں گے ۔ قارئین سے ان مریضوں کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اس آئی کیمپ کے کاموں کو بہترین رنگ میں انجام دینے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل افراد پر مشتمل کمیٹی دو ماہ قبل ہی بنادی تھی اور جملہ امور سے متعلق مختلف ہدایات دیتے ہوئے راہنمائی فرماتے رہے۔

مکرم خالد محمود صاحب صدر کمیٹی، مکرم عبدالحسن صاحب سیکریٹری، مکرم جاوید احمد لون صاحب ایڈیشنل سیکریٹری، مکرم شعیب احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ، مکرم سفیر احمد صاحب شمیم، مکرم سید مبشر احمد صاحب عامل، مکرم شاہد احمد صاحب ندیم، مکرم مقبول احمد صاحب اور خاکسار حافظ مخدوم شریف ممبر تھے۔

کمیٹی نے اعلیٰ حکام اور ڈاکٹرز صاحبان سے رابطہ، شہر و مضافات قادیان میں تشہیر و دعوت نامہ دینے کے علاوہ مریضوں کے لئے ادویات و آپریشن اور ان کے قیام و طعام کے ضروری انتظامات کئے۔ مختلف شعبہ جات کے تحت قادیان کے خدام نے دن رات نہایت محنت جوش اور اخلاص کے ساتھ خدمت سرانجام دی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ تمام مریضوں نے احمدی نوجوانوں کی بے لوث خدمت کو برملا سراہتے ہوئے ان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کیمپ کے انعقاد کی خبریں ۱۸ اخبارات میں شائع کیں۔ ڈاکٹرز صاحبان نے ہمارے اس کیمپ کیسے بہت متاثر ہوئے اور بتایا کہ ہم سال میں سینکڑوں کیمپ لگاتے ہیں لیکن آپ کے کیمپ کا انتظام، صفائی اور خدمت کا معیار سب سے بلند ہے۔ ایسا ہم نے کسی کیمپ میں نہیں دیکھا۔

آخر پر ہم محترم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان کے تہ دل سے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہر موقعہ پر ہماری رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی اور خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے اس کیمپ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اسی طرح محترم ناظر صاحب امور خارجہ کے شکر گذار ہیں جنہوں نے حکومت کے اعلیٰ افسران تک رسائی کروانے میں تعاون فرمایا۔ مکرم افسر صاحب لنگر خانہ، مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ و ناظر تعلیم، محترم رشید الدین صاحب پاشا صدر عمومی قادیان، مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایس ایم او احمدیہ ہسپتال قادیان۔ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین اور مدرسہ احمدیہ اور آئی کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون کرنے والے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس آئی کیمپ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ اور تمام مریضوں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور خلافت میں خدام الاحمدیہ کو بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق ملتی رہے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

﴿رپورٹ مرتبہ: حافظ مخدوم شریف صاحب

معتمد ثانی و مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت﴾

عظیم ادبی شخصیت

محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

چودھری محمد صدیق زیروی صاحب جو عام طور پر اپنے قلمی نام ثاقب زیروی سے معروف ہیں، 13 رجنوری 2002ء کو لاہور میں ایک لمبی علالت کے بعد 84 سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز کرے۔ امین۔ چند سال پہلے بھی آپ Brain Hemorrhage کے عارضہ میں مبتلا ہوئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائی۔

آپ کی پیدائش 1918ء میں زیرہ قصبہ (ضلع فیروزپور، پنجاب بھارت) میں ہوئی۔ آپ کے والد ایک زمیندار تھے۔ دسویں جماعت کے بعد آپ نے Oriental Languages میں پنجاب یونیورسٹی سے ادیب فاضل، منشی فاضل وغیرہ کورسز کئے۔ بی اے کرنے کے بعد آپ نے سیشن کورٹ میں ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے ٹائپنگ اور شارٹ ہینڈ کی تعلیم حاصل کی۔ 1937ء میں آپ نے ملازمت چھوڑ دی اور اس زمانہ کے ہندوستانی ادبی مرکز لاہور میں منتقل ہوگئے۔ یہاں آپ کا تقرر ایک اردو رسالہ عربی نونٹ میں بطور نائب مدیر ہوگیا جس کی ادارت مشہور اردو شاعر احسان دانش کیا کرتے تھے۔ یہ رسالہ محض دو سال ہی چل سکا کیونکہ اسکے مدیر کی طرف سے شائع ایک نظم ''ایک باغی کا خواب'' کی وجہ سے برطانوی حکومت نے اس پر پابندی لگادی۔

جرنلسٹ

1945ء میں قادیان کے قیام کے دوران آپ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خطاب سنا، جسمیں حضور نے افرادِ جماعت سے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی تھی۔ چنانچہ آپ نے اسکی تعمیل میں اپنے آپ کو حضور کے سامنے پیش کردیا۔ حضور نے آپکو لاہور جاکر اس زمانہ کے مشہور مصنف مولانا عبدالمجید سالک مدیر انقلاب سے فنِ صحافت سیکھنے کی ہدایت فرمائی۔ اپنی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد جماعتی اخبار ''الفضل'' کے لئے مختلف فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے حضور کے پریس مشیر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔

1952ء میں ''لاہور'' کی اشاعت کا آغاز فرمایا، اور آپ اس ہفت روزہ اخبار کی پچاس سالہ تقریب منانے کا ارادہ رکھتے تھے کہ آپکی وفات ہوگئی۔

ہفت روزہ لاہور راقم ہذا کی طرح ہزاروں ابھرتے ہوئے مصنفین، شعراء، نامہ نگاروں اور قلمکاروں کے لئے ایک زرخیز زمین کی مانند رہا ہے۔ مجھے وہ دن آج بھی یاد ہے جب میرا پہلا مضمون 1967ء کے قریب لاہور میں شائع ہوا۔ اُس سے قبل میں نے چند کہانیاں اور لطائف بچوں کے صفحہ کے لئے بھیجے تھے۔ اس وقت میں جب اپنا نام چھپا ہوا پاتا تو مجھے بے حد خوشی ہوتی۔ میں ثاقب صاحب مرحوم کا ہمیشہ شکرگزار رہوں گا کہ انہوں نے میرا حوصلہ بڑھایا اور میرے اندر اسکی شمع روشن کی۔ اسی کا نتیجہ ہے

کہ میں تقریباً 25 سال سے لکھ رہا ہوں۔

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ ہفت روزہ ''لاہور'' اس ماہ اپنی اشاعت کے پچاس سال مکمل کر رہا ہے۔ ایک ایسی زمیں میں جہاں کچھ بھی ہتھیلی گرم کئے بغیر حرکت نہیں کرتا، وہاں یہ ایک بہت بڑی حصولیابی ہے۔ آپ نے یہ سب تنِ تنہا کیا اور کمال عمدگی سے کیا۔ آپکی ایماندارانہ محنت ہمیشہ دوسروں کیلئے مشعلِ راہ رہی اور دولت و حرص کبھی آپکے مقصد یعنی آزاد صحافت کو متزلزل نہیں کر سکی۔ آپ ایک بلند پہاڑ پر موجود light House کی مانند تھے جس نے بہت سے گم گشتہ مسافروں کی راہنمائی کی۔ آپ ایک ٹھنڈے اور شیریں چشمہ کی مانند تھے جس نے لاتعداد پیاسوں کی ادبی پیاس کو بجھایا۔

اِن پچاس سالوں میں آپ نے ہزاروں مضامین، نظمیں، رباعیاں اور سیاسی تبصرے ابنِ سبیل، ابوطاہر فارانی، مولانا صدیق نعمانی اور راہ گیر کے قلمی ناموں سے شائع کئے۔

آپکی کتب

کئی سال تک آپکے سیاسی تبصرے ریڈیو پاکستان کے ذریعہ نشر ہوتے رہے۔ آپ خوبصورت آواز سے سرشار ایک کامیاب شاعر تھے۔ آپ مشاعروں میں اپنا کلام ایک مخصوص پُر وقار انداز میں سنایا کرتے تھے۔ آپ کا انداز کلام اسقدر دِلکش تھا کہ کئی نوجوان شعراء آپ کے ہی انداز کلام سنایا کرتے تھے۔ آپ نے متعدد مرتبہ ہندوستان، پاکستان اور برطانیہ کے سالانہ جلسوں میں اپنا کلام پیش کیا۔ 1975ء میں آپ نے اپنا کلام ''شبِ غم بھی ہنس کے گزار دی'' پیش کیا جس نے ہزاروں شرکاء کی آنکھوں کو اشکبار کر دیا۔ 1977ء کی نظم ''انجام'' ملک کے تانہ شاہ پر سیدھا حملہ تھا۔ اس طرح آپ کے کلام نے ان لوگوں کیلئے مرہم اور تسلّی کا کام دیا جنہیں صرف انکے ایمان کی وجہ سے مختلف قسم کے ظلموں کا نشانہ کار بنایا گیا تھا۔ آپ نے اپنا کلام نغمے، ماہی کمل، دورِ خسروی، شہاب ثاقب، نوید منزل اور آہنگ مجاز جیسے ناموں سے شائع کیا، آپکی سوانح حیات زیرِ طباعت ہے۔

آپکی اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپکو چار فرزندوں سے نوازا۔ طاہر محمود بنک منیجر، ظہیر فاروق کینیڈا میں بطور تاجر، انور مسعود ایم ایس سی الیکٹریکل انجینئر اور یاسر منصور زیروی اسوقت ہفت روزہ ''لاہور'' کے مُدیر اور پبلشر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

میراث

ثاقب صاحب مرحوم اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو مضبوط قوّت ارادی سے نوازا تھا۔ آپ کو کبھی بھی اپنے مقصد میں ناکامی نہیں ہوئی۔ آپ نے تنِ تنہا پچاس سالوں تک اخبار کو شائع کیا، جو اپنے آپ میں ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ 1974ء کے بعد آپکو کوئی سرکاری اشتہار نہ ملا۔ کوئی نہیں جانتا کہ آپ نے کسطرح لگاتار ہر ہفتہ اس اخبار کو شائع کیا۔ جنرل ضیاء کی جابرانہ حکومت کے دوران آپ پر بکثرت کیس درج کئے گئے، لیکن آپ کبھی بھی اس dictator کے سامنے نہ جھکے۔ آپ ایک ایسی زمین میں ''آزادی اظہار'' اور ''آزادئ فکر'' کی اعلیٰ مثال رہے جہاں زندگی مٹی کے مول ہے۔

1999ء میں ادارۂ تعمیر نو نے آپکی ادبی خدمات کے اعزاز میں ایک محفل کا انعقاد کیا جس میں احمد فراز، کشور ناہید، اور سعید احمد خرمانی جیسی عظیم ادبی شخصیات نے اس منکسر المزاج شخصیت کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ آپکے بیٹے یاسر کے جذبہ کو مصمّم کرے تا وہ اپنے والد کے ذریعہ روشن شمع کو اسی طرح منوّر رکھیں۔ اللہ کرے ہفت روزہ لاہور اسی طرح ظلمت و تاریکی کے سمندر میں روشنی کے مینار کے طور پر خدمات سرانجام دیتا رہے۔ آمین

(ترجمہ از انگریزی: شاہد احمد ندیم)

نمایاں کامیابی

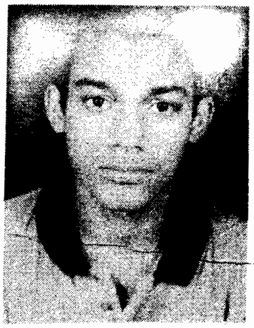

عزیز مکرم شیخ ظہیر شمس صاحب آزاد نے پارہ دیپ اڑیسہ کی بارھویں کلاس کے امتحان میں AISSCE 2001 84.8% نمبر حاصل کر کے فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مستقبل میں مزید کامیابی عطا فرمائے۔آمین۔مبارک صد مبارک

اعلان نکاح

مورخہ 13-1-2002 بروز اتوار عزیزہ شاہین قمر بنت مکرم عالمگیر صاحب کا نکاح محمد امتیاز صاحب ابن محمد الیاس صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار ایک روپے پر مکرم مولوی نسیم احمد صاحب طاہر مبلغ انچارج کولکتہ بنگال نے پڑھا۔اس رشتہ کو اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔آمین

﴿محمد مرسلین معلم جماعت احمدیہ بانکڑہ، ھاوڑہ﴾

درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ ریاض صاحبہ کوئمبتور (تامل ناڈو) تین ہفتہ سے Appendicitis میں مبتلاء ہیں کامل شفایابی کے لئے اور مکرم انیسہ رؤف صاحبہ حاملہ ہیں۔بسہولت وضع حمل کے لئے صحت مند اور نیک اولاد عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

﴿راجہ ظفر اللہ خان انسپکٹر مشکوٰۃ﴾

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ (خوشد آمنہ محترم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ نیپال) یکم مارچ 2002ء بروز جمعۃ المبارک اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ نیک اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور ہر سال جلسہ سالانہ پر تشریف لاتی تھیں۔مرحومہ کی بلندئی درجات ،مغفرت اور داخل جنت کے لئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

﴿سید عبدالهادی متعلم مدرسہ احمدیہ﴾

ولادت

مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 فروری 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم عبد اللہ شاکر صاحب مرحوم آف بڈھانوں (ضلع راجوری) جموں کی پوتی اور مکرم منہاج الھدیٰ صاحب مرحوم قادیان کی نواسی ہے۔بچی وقف نو میں شامل ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صتیبۃ الرحمٰن نام تجویز فرمایا ہے۔نومولودہ کی صحت وسلامتی اور نیک خادمہ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

﴿ادارہ﴾

اظہار تشکر و درخواست دعا

درج ذیل احباب کرام و جماعتوں نے مکرم ظفر اللہ خان صاحب انسپیکٹر مشکوٰۃ کے حالیہ دورہ کے موقعہ پر بڑھ چڑھ کر مشکوٰۃ کی مالی اعانت کی ہے۔ دفتر مشکوٰۃ ان تمام کا شکر گذار ہے۔ مولیٰ کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کے اموال ونفوس میں برکت دے اور تمام تر پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

محترم شیراز احمد صاحب چنئی
محترم قیصر محمود صاحب ,,
محترم ریاض احمد صاحب کوئمبتور
محترم عبدالرؤف صاحب ,,
محترم M نورالامین صاحب ,,
محترم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب کالیکٹ
محترم S۔محمد سلیم صاحب ,,
محترم A.P. کنجا مو صاحب ,,
محترم P.M. احمد حسن صاحب ,,
جماعت احمدیہ کالیکٹ
محترم K.A. نذیر احمد صاحب عطار ,,
محترم P.P ناصر الدین صاحب کنّور
محترم وسیم احمد صاحب (اطلابس) ,,
محترم B.B احمد کبیر صاحب پینگاڈی
محترم C.K علوی صاحب وانیمبلم
جماعت احمدیہ الٰہی
جماعت احمدیہ کرونا گپلی
محترم فضل احمد صاحب کرونا گپلی
مکرم محمد اقبال صاحب کوچین
محترم صدر جماعت احمدیہ صاحب کوچین
جماعت احمدیہ کوچین
مکرم بجت پڑیت صاحب قائد علاقائی کیرالہ
مکرم مقبول احمد سہگل صاحب کولکتہ
مکرم مظہر احمد صاحب بانی ,,
مکرم منصور احمد صاحب ,,
مکرم طاہر احمد صاحب ,,
مکرم محبوب عالم صاحب ,,
مکرم ظفر عالم صاحب ,,
مکرم سید محمود عالم صاحب ,,
مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ ,,
مکرم عالمگیر صاحب بانسرہ
مکرم شیخ عبدالقادر صاحب بھدرک
جماعت احمدیہ بھدرک
مکرم ایوب خان صاحب سورو
جماعت احمدیہ کیرنگ
جماعت احمدیہ پنکال
جماعت احمدیہ کرڈاپلی
مکرمہ صدر لجنہ اماء اللہ صاحبہ کرڈاپلی

﴿طاہر احمد چیمہ مینیجر مشکوٰۃ قادیان﴾

خریداران مشکوٰۃ متوجّہ ہوں

رسالہ مشکوٰۃ کا نیا سال جنوری 2002ء سے شروع ہو گیا ہے۔ جملہ خریداران اپنا بقایا جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ رسالہ مشکوٰۃ کی قلمی و مالی معاونت کرنا آپکا اوّلین فرض ہے۔

طاہر احمد چیمہ
مینیجر مشکوٰۃ

بقیہ اداریہ

ساری دنیا میں نظر آنے لگ جائیں گے اور قیام تنظیم خدام الاحمدیہ کا حقیقی مقصود پورا ہو جائے گا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اراکین مجلس جب تک اپنے اندر روحِ اطاعت قائم نہیں کرتے، مناصب اور مراتب کا خیال رکھتے ہوئے بڑوں کے ساتھ عزت واحترام کے ساتھ پیش نہیں آتے، بزرگوں کی راہ نمائی اور دعاؤں سے فائدہ نہیں اُٹھاتے آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ اطاعت کو روحانی نظام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ جیسا کہ مادّی عالم میں تمام اجرامِ سماوی ایک غیر مرئی طاقت پر قائم ہیں جیسا کہ قرآن کریم نے بھی فرمایا ہے:

"وهو الذی رفع السموات بغير عمدٍ ترونها"

وہی خدا ہے جس نے تمام اجرامِ سماوی کو ایک ستون پر قائم کیا ہے جو بظاہر نظر نہیں آتا۔

سائنسی تحقیق یہ بتاتی ہیں کہ یہ عظیم الشان ستون قوتِ کشش ہے جسکو سائنسی اصطلاح میں Power of Gravity کہا جاتا ہے۔ اس قوت کے فقدان یا کمی بیشی کے نتیجہ میں تمام اجرامِ سماوی درہم برہم ہوسکتے ہیں۔ اور ساری کائنات ہی تباہ و برباد ہوسکتی ہے۔ بالکل یہی حال روحانی نظام کا بھی ہے۔ روحانی نظام کے تمام تر اجزاء کو قائم ودائم رکھنے والی چیز جذبہ اطاعت ہی ہے۔ ادنیٰ سطح سے لیکر اعلیٰ تک تمام تر نظام ایک ہی محور پر گردش کر رہا ہے۔ اسمیں کمی آنے کی صورت میں نظام کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ طاقت چلی جاتی ہے۔ معینہ ٹارگٹ کو پانے سے پہلے ہی بے بس ہو جاتا ہے۔ اطاعت درجہ بدرجہ تمام مناصب اور مراتب کے ساتھ مربوط و مستلزم ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصی امیری قد عصانی ومن عصانی فقد عصی الله

جسنے میرے امیر کی اطاعت کی گویا اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اس کے برعکس جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی گویا اُس نے میری نافرمانی کی اور جسنے میری نافرمانی کی اُس نے گویا خدا کی نافرمانی کی۔ اب دیکھئے کہ کسقدر اہمیت ہے اطاعت کی۔ نظام جماعت میں موجود تمام مناصب اور مراتب اور عہدے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط اور لازم وملزوم ہیں۔

بعض لوگ اپنی نادانی کی وجہ سے کہدیا کرتے ہیں کہ ہم نے تو خدا کے لئے ایسا کیا ہے۔ فلاں امیر یا کسی عہد یدار کی نافرمانی ہوتی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ دراصل یہ انکی نادانی ہے۔ اسلام نے اطاعت کا جو عظیم درس دیا ہے وہ نہایت شاندار اور گہرے فلسفہ پر مبنی ہے۔ اطاعتِ امام ہر حال میں لازمی ہے۔ باجماعت نماز میں دیکھیں، اگر امام سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے، توجہ دلانے کے باوجود وہ اُسی پر مصرّ ہے تو مقتدی کا یہ فرض ہے کہ وہ بھی امام کی اتباع کریں۔ قطع تعلقی کی بالکل اجازت نہیں ہے۔ ہاں بعد میں ادب کے ساتھ امام کے علم میں یہ معاملہ لایا جاسکتا ہے۔ بسا اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم فلاں کی بات مانیں گے اور فلاں کی بات نہیں مانیں گے۔ بعض عائلی رقابتیں اور دنیاوی موانع آڑے آجاتے ہیں۔ دراصل ایسے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا تاکیدی ارشاد کو بھول جاتے ہیں۔ اگر آپ نظام سے منسلک ہیں قطع نظر اسکے کہ جسکی اطاعت کے لئے کہا جاتا ہے اسکی شخصیت کیا ہے؟ آپکے ساتھ اسکے ذاتی مراسم کیسے ہیں؟ کسقدر مفادات اُس سے وابستہ ہیں؟ اور عدم اطاعت کے نتیجہ میں کسقدر نقصانات کا اندیشہ ہے؟ آپکو ہر حال میں اطاعت کی روح کے ساتھ، للہ اور فی اللہ جذبہ کیساتھ سمعاً وطاعۃً اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھنا چاہئے۔ اسلام اطاعت کے جس اعلیٰ معیار پر ہمیں پہنچانا چاہتا ہے وہ تمام تعلقات، قرابت اور دوستیوں اور رشتہ داریوں سے بالاتر ہے اور مراتب اور عمر اور seniority کے قیود سے، مبرّا ہے۔

پس اراکین مجلس کو ان امور کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے تاکہ مجلس تمام شعبوں میں ترقی کے راستہ میں ہمیشہ گامزن رہے۔ آمین

(زین الدین حامد)

"سوچنے کی باتیں"

﴿سیدنا حضرت المصلح الموعود ؓ کی تحریرات میں سے﴾

جسے خدا مل جائے اس کے سامنے بادشاہ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔نبیوں کا حال تو اور ہوتا ہے اُن کے خادم اور غلام بھی ایسے ہو جاتے ہیں کہ بادشاہوں کی ہستی ان کے مقابل کچھ نہیں ہوتی۔

نظام الدین اولیاء ایک بزرگ دہلی میں ہوئے ہیں جو بہت سے اولیاء کے پیر تھے۔ہندوستان میں ان کے ذریعہ بہت ہدایت پھیلی ہے۔انہوں نے ایک دفعہ کوئی ایسی بات کی کہ تغلق خاندان کا بادشاہ جو اس وقت ہندوستان پر فرمانروا تھا ناراض ہو گیا۔وہ اس وقت سفر پر جا رہا تھا اس نے کہا واپس آ کر میں ان کو سزا دوں گا۔مریدوں کو جب اطلاع پہنچی تو اس بات سے بہت فکر ہوا اور جب بادشاہ واپس روانہ ہوا تو یہ فکر اور بھی بہت بڑھ گیا۔انہوں نے آپ سے کہا کہ بادشاہ آ رہا ہے اس لئے دہلی پہنچنے سے پہلے کوئی صلح کی کوشش کرنی چاہئے۔انہوں نے کہا کہ ہم نے کیا کوشش کرنی ہے سب کچھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو چاہے کرے۔بادشاہ جب اور قریب آیا تو مریدوں کو اور فکر ہوا اور انہوں نے پھر کہا کہ اب تو تھوڑا فاصلہ رہ گیا ہے مگر آپ نے فرمایا کوئی غم نہ کرو ہنوز دلی دور است۔آخر بادشاہ بالکل قریب آ گیا۔اسلامی بادشاہوں کا طریق یہ رہا ہے کہ وہ رات کے وقت شہر میں داخل نہیں ہوتے تھے اور در حقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی یہی ہے۔بادشاہ بھی اس پر عمل کرتے تھے۔چنانچہ جب بادشاہ رات کے وقت شہر کے قریب پہنچا تو رات کو باہر ہی قیام کیا اور اعلان ہو گیا کہ کل داخل ہو گا۔مریدوں نے پھر کہا کہ اب بادشاہ آیا ہی چاہتا ہے مگر آپ نے پھر وہی جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است۔جب صبح ہوئی تو ان کے اخلاص مند مریدوں میں سخت گھبراہٹ تھی کہ اب بادشاہ شہر میں داخل ہو گا اور معلوم نہیں کہ کیا آفت آئے گی۔مگر اطلاع ملی کہ بادشاہ کسی حادثہ سے فوراً مر گیا اور اس کی بجائے اس کی لاش شہر میں داخل ہوئی۔

تو اللہ تعالیٰ کا جو انسان ہو جائے اس کے مقابلہ میں بادشاہ بھی ہیچ ہوتے ہیں۔کیونکہ حقیقی خوشی اسے ہی پہنچ سکتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔

﴿'سوچنے کی باتیں' صفحہ 5,4﴾

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے علاج کے سلسلہ میں ان دنوں حیدر آباد میں مقیم ہیں۔موصولہ اطلاع کے مطابق محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے پتّے کا آپریشن حیدر آباد میں ہو چکا ہے آپریشن کامیاب رہا۔اب بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہیں۔چند دن بعد گھٹنے کا آپریشن ہونا ہے جس کے لئے مختلف ڈاکٹروں سے مشورے کئے جا رہے ہیں۔احباب جماعت اس آپریشن کی کامیابی اور بعد آپریشن ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور محترم صاحبزادہ صاحب اور بیگم صاحبہ کی بخیریت قادیان واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ ﴿ادارہ﴾

وصـــایـــا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔

﴿سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان﴾

وصیت 15142

میں میر عبد الرشید ولد مکرم عبد المجید صاحب میر قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن پاڑی پورہ ڈاکخانہ پاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ بتاریخ 25-5-01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

(۲) آبائی جائیداد پاڑپورہ میں ہی ہے میرے والدین بقید حیات ہیں۔ اور تین بہنیں اور دو بھائی ہیں۔

(۳) میں جموں وکشمیر گورنمنٹ کا ملازم ہوں اور بحیثیت عارضی استاد کام کرتا ہوں۔

ماہانہ تنخواہ مبلغ -/5920 روپے مل رہی ہے۔ میں اپنی آمد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے تصور کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد الحمید ٹاک	میر عبد الرشید	عبد الرشید ضیاء انسپکٹر
صوبائی امیر		بیت المال آمد

وصیت 15143

میں لمۃ الفضل زوجہ مکرم انور احمد صاحب قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-6-98 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔

مہر بذمہ خاوند -/1125 (گیارہ سو پچیس روپے رائج الوقت) ہیں۔ جس کا 1/10 حصہ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

طلائی زیور 1 تولہ (منکے والا ہار) اندازاً قیمت -/4600 روپے ہے۔

میری آمد ماہانہ تنخواہ -/2600 روپے ہے۔ جس کا 1/10 حصہ ادا کیا کروں گی۔

اس کے بعد اگر کوئی آمد جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر (بہشتی مقبرہ) کو دی جائے گی۔ اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ انشاء اللہ

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حفیظ احمد الہ دین مبلغ	لمۃ الفضل	انور احمد سیکریٹری مال
سلسلہ احمدیہ		دیودرگ

وصیت 15144

میں منور احمد ولد مکرم ہاڈو خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 53 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1/8/01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ مارکیٹ ریٹ درج کردی گئی ہے۔

(۱) آبائی جائیداد میں مکان کا ایک کمرہ حصہ میں ہے جس کی موجودہ قیمت -/20000 روپے ہے۔

(۲) آبائی جائیداد جس پر مکان کا مذکورہ کمرہ تعمیر ہے مع صحن ایک ایکڑ ہے۔ موجودہ قیمت مبلغ -/31000 روپے ہے۔

(۳) زرعی زمین آبائی ساڑھے تین ایکڑ جس کی موجودہ قیمت -/108500 روپے (مبلغ ایک لاکھ آٹھ ہزار پانچ صد روپے) ہیں۔

(۴) نقدی رقم جو کمپنی سے ملی ہے مبلغ سات لاکھ روپے ہے -/7,00,000 روپے میں مذکورہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔

مختلف ذرائع کھیت وغیرہ سے مجھے ماہوار مبلغ -/3500 روپے آمد ہوتی ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شیخ ابراہیم صدر جماعت	منور احمد	ملک محمد مقبول طاہر انسپکٹر
احمدیہ کیرنگ		بیت المال آمد

وصیت 15145

میں ایس ناصر احمد ولد مکرم زین العابدین صاحب قوم احمدی پیشہ معلم وقف جدید عمر 30 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن الپی ڈاکخانہ الپی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-2002 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائداد میں مبلغ 40,000/- روپے ایک کاروبار میں شراکت کے طور پر لگا ہوا ہے۔ جس کی ماہوار آمد اوسطاً 700/- روپے ہیں۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں۔ والدین زندہ ہیں آبائی جائداد کا بٹوارا نہیں ہوا۔ جب بھی بٹوارا ہوگا یا کوئی نئی جائداد بناؤں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس وقت خاکسار انجمن وقف جدید میں معلم ہے۔ ماہوار تنخواہ 2400/- روپے ہے۔ میں تازیست حسب قوائد صدر انجمن احمدیہ جو بھی آمد پیدا ہوگی اس کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ

نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	ایس ناصر احمد	نعیم احمد ڈار
ولد محترم منصور احمد صاحب		ولد محترم غلام قادر صاحب درویش

وصیت 15146

میں سفیر احمد بھٹی ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-8-2001 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائداد درج ذیل ہے۔

☆ زمین چھ مرلے نزدیک گیسٹ ہاؤز قادیان

☆ U.T.I. میں 15000/- روپے ہیں اس کے علاوہ ابھی زمین وغیرہ جائیداد کے حصے نہیں ہوئے۔ جب بھی حصے ہو جائیں گے تو خاکسار انشاء اللہ اپنی جائیداد کا 1/10 حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرے گا۔

خاکسار اپنی درج شدہ تمام جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا ہے۔ نیز بعد میں اگر کسی قسم کی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کرے گا تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو کرتا رہے گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا بطور مبلغ ملازم ہے اور اس وقت خاکسار کی تنخواہ تمام الاؤنسز وغیرہ ملا کر 2987/- روپے ہے۔ خاکسار اس کے بھی 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہے۔ خاکسار کی یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نعیم احمد ڈار	سفیر احمد بھٹی	شریف احمد امینی
ولد محترم غلام قادر صاحب درویش		ولد محترم بشیر احمد صاحب

وصیت 15147

میں لمۃ الآخر زوجہ مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-7-2001 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد درج ذیل ہے:

☆ **زیورات کی تفصیل**	**قیمت**
ایک ہار 30 گرام	12,000/-
دو عدد کانٹے 12 گرام	4,800/-
دو عدد ٹاپس 3 گرام	1,200/-
دو انگوٹھیاں 10 گرام	4,000/-
ایک جوڑی بالی 3 گرام	1,400/-
ہار لچھہ	2,000/-
ناک کا پھول ایک عدد	200/-
میزان	25,600/- روپے

☆ **نقرئی زیورات**

ایک جوڑی پازیب	400/-

☆کل حق مہر-/40101روپے ہیں جس میں سے -/10101 روپے لے چکی ہوں باقی بذمہ خاوند ہے۔

☆قادیان میں نزدیک گیسٹ ہاؤز 8مرلے زمین ہے۔

☆راجوری میں تقریباً پونے دومرلے زمین ہے۔

خاکسارہ اپنی درج شدہ اس تمام جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہے۔نیز بعد میں اگر کسی قسم کی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

خاکسارہ اس وقت بطور ٹیچر سرکاری ملازمہ ہے۔ اور اس وقت میری ماہوار تنخواہ مع تمام الاؤنسز-/6349روپے ہے۔خاکسارہ اس کی بھی 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہے۔ خاکسارہ کی یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سفیر احمد بھٹی	امۃ الآخر	شریف احمد امینی قادیان
خاوند موصیہ		ولد محترم بشیر احمد صاحب

وصیت 1548

میں K.P. Jameela زوجہ M. Muhammad Shareef Sb. قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن پنگاڈی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-1-2001 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

زیورات طلائی: (۱) چوڑیاں چار عدد (۲) بالیاں ۲عدد (۳) ایک ہار کل وزن اسی (80) ملی گرام ہے۔ جس کی موجودہ قیمت-/32240روپے ہے۔ اس کے علاوہ آبائی جائیداد زمین ساڑھے سینتالیس (47½) سینٹ ہے جو کہ ماڈائی پنچایت وارڈ 6 ضلع کینانور صوبہ کیرلہ میں واقع ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نو لاکھ پچاس ہزار روپے (Rs. 9,50,000/-) ہے۔ اس کے علاوہ حق مہر بذمہ خاوند-/5000 روپے ہے۔ میں مذکورہ بالا منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میرے خاوند کی طرف سے ماہوار-/1000 روپے (ایک ہزار روپے) بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد بناؤں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ اس پر بھی میری یہ وصیت نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	الامۃ	گواہ
C.H. Abdul Hameed Payangadi	K.P. Jameela	M.N. Abdullah Payangadi

وصیت 15149

میں K.P. Kunhayisha بیوہ P.P. Moosa قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 73 سال پیدائشی احمدی ساکن پنگاڈی ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-1-2001 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زیورات طلائی: (۱) چوڑیاں دو عدد (۲) بالیاں دو عدد (۳) ایک عدد ہار کل وزن چھپن ملی گرام جس کی موجودہ قیمت-/23634روپے ہے۔ اسکے علاوہ آبائی جائیداد زمین 82 سینٹ ہے جو کہ ماڈائی پنچایت وارڈ 5 ضلع کینانور صوبہ کیرالہ میں واقع ہے۔ جس کی موجودہ قیمت آٹھ لاکھ بیس ہزار روپے ہے۔

میں مذکورہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مجھے ماہوار-/750روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد بناؤں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	الامۃ	گواہ
M.N. Abdullah Payangadi	K.P. Kunhaisha	C.H.AbdulHameed Payangadi

وصیت 15150

میں فہمیدہ ناز زوجہ مکرمہ سید سلیم احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانی چلکا گوڑا ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-7-01 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدی قادیان بھارت ہوگی۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے

(۲) زیور لچھہ وٹاپس ایک تولہ

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ میں خورونوش اخراجات کے مطابق ماہانہ -/400 روپے کے حساب سے حصہ آمد تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت (ماہ جولائی ۲۰۰۱ء) سے نافذ العمل ہوگی.

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
جاوید اقبال اختر	فہمیدہ ناز	داؤد احمد الہ دین
ولد مکرم چوہدری منظور احمد چیمہ	زوجہ مکرم سید سلیم احمد صاحب سکندرآباد	ابن مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب

هوالشافی ہومیو پیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱) ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R)-20432

۲) ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر Ph:(R) 20351

محلہ احمدیہ قادیان

143516 پنجاب

Ph:-(Clinic)
01872-22278

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of High Quality Leather, Silk & Cotton Garments, Indian Novelties & All Kinds of Indian Products :-

Contact Person :
M. S. Qureshi
Prop.
Ph. : 0091 - 11 - 3282643
Fax : 0091 - 11- 3263992

Postal Address :
4378/4B Ansari Road
Darya Ganj
New Delhi - 110002
India

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2002

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid
Manager - Tahir Ahmed Cheema

Ph.: (91) 1872-20139 (R) 22232
Fax: 20105

Vol. NO.21 **April 2002** **No. 4**

چاہئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کرلیں

شہزادۂ امن سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلہٖ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے۔ پس اس دشوار گذار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کردے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچاوے۔

ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں۔ زلزلے آرہے ہیں۔ قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کرلیں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔

﴿روحانی خزائن جلد 23 پیغام صلح صفحہ 443-444﴾